اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

نور القرآن

اطلاع

یہ رسالہ نور القرآن بالفعل تین ماہ کے بعد یعنی چوتھے مہینے شائع ہوا کریگا اور
یہ نمبر تین ماہ یعنی جون - جولائی - اگست ۱۸۹۵ء کے بارے مین ہے
قیمت بالفعل وہی ایک روپیہ سالانہ ہے
رقم خاکسار سراج الحق جمالی نعمانی

در مطبع بشیر ہند ہال بازار امرتسر باہتمام قاری
بشیر احمد مالک مطبع مطبوع
گردید

قیمت ۳/

تعداد جلد ۵۰۰

بار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے

اشتہار

کتاب منن الرحمن

یہ ایک نہایت عجیب و غریب کتاب ہے جسکی طرف قرآن شریف کے بعض پرحکمت آیات نے ہمین توجہ دلائی - سو قرآن عظیم نے یہ بہی دنیا پر ایک بہاری احسان کیا ہے جو اختلاف لغات کا اصل مصرف بیان کر دیا اور ہمین اس دقیق بات پر مطلع کر دیا کہ انسانی بولیان کس منبع اور معدن سے نکلی ہین اور کیسے وہ لوگ دہوکہ مین رہے جنہون نے اس بات کو قبول نہ کیا جو انسانی بولی کی جڑہ خدا تعالی کی تعلیم ہے اور واضح ہو کہ اس کتاب مین تحقیق السنہ کی رو سے یہ ثابت کیا گیا کہ دنیا مین صرف قران شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان مین نازل ہوا ہے جو ام الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیون کا منبع اور سرچشمہ ہے یہ بات ظاہر ہے کہ الہی کتاب کی تمامتر زینت اور فضیلت اسی مین ہے جو ایسی زبان مین ہو جو خدا تعالی کے منہہ سے نکلی اور اپنی خوبیون مین تمام زبانون سے بڑہی ہوئی اور اپنے نظام مین کامل ہو اور جب ہم کسی زبان مین وہ کمال پاوین جسکے پیدا کرنے سے انسانی طاقتین اور بشری بناوٹین عاجز ہون اور وہ خوبیان دیکہین جو دوسری زبانین اُن سے قاصر اور محروم ہون اور وہ خواص مشاہدہ کرین جو بجز خدا تعالی کے قدیم اور صحیح علم کے کسی مخلوق کا ذہن اُنکا موجد نہ ہو سکے تو ہمین ماننا پڑتا ہے کہ وہ زبان خدا تعالی کیطرف سے ہے سو کامل اور عمیق تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ وہ زبان **عربی** ہے اگرچہ بہت سے لوگون نے ان باتون کی تحقیقات مین اپنی عمرین گذاری ہین اور بہت کوشش کی ہے جو اس بات کا پتہ لگاوین جو ام الالسنہ کونسی زبان ہے مگر چونکہ انکی کوششین خط مستقیم پر نہین تہین اور نیز خدا تعالی کی توفیق یافتہ نتہے اسلیئے وہ کامیاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

ہدایت

چونکہ اس زمانہ مین طرح طرح کے غلط خیالات ہر ایک قوم مین ایسے طور پر پھیل گئے ہین کہ اُن کے بد اثر ان سادہ دلون کو موت تک پونچاتے جاتے ہین جن مین دینی فلسفہ کی تصویر کامل طور پر موجود نہین یا ایسی سطحی طور پر کھینچی گئی ہے جسکو سو فسطائی توہمات جلد مٹا سکتے ہین اس لیئے مین نے محض زمانہ کی موجودہ حالت پر رحم کرکے اس **ماہواری** رسالہ مین ان باتون کو شائع کرنا چاہا جن مین ان آفات کا کافی علاج ہو اور جو راہ راست کے جاننے اور سمجھنے اور شناخت کرنیکا ذریعہ ہون اور جن سے وہ سچا فلسفہ معلوم ہو جو دلون کو تسلی دیتا اور روح کو سکینت اور آرام بخشتا اور ایمان کو عرفان کے رنگ مین لے آتا ہے اور چونکہ اس تالیف سے مقصود یہی ہے کہ کلام الٰہی کے معارف اور حقایق لوگون کو معلوم ہون اس لئے اس رسالہ مین ہمیشہ کیلئے یہ التزام کیا گیا ہے کہ کوئی دعوی اور دلیل اپنی طرف سے نہو بلکہ قرآن کریم کیطرف سی ہو جو خدا تعالی کا کلام اور اس دنیا کی تاریکیون کے مٹانے کیلئے آیا ہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ یہ قرآن شریف مین ہی ایک اعجازی خاصیت ہے کہ وہ اپنے **دعوے اور دلیل** کو آپ ہی بیان کرتا ہے اور یہی ایک اول نشانی اوسکی **منجانب اللہ** ہونے کی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنا ثبوت ہر یک پہلو سے آپ دیتا ہے اور آپ ہی دعوے کرتا اور آپ ہی اُس دعوے کو

دلایل پیش کرتا ہے اور ہم نے قرآن شریف کی اس **اعجازی** خاصیت کو اس رسالہ مین اس لئے شایع کرنا چاہا کہ تا اس تقریب سے وہ تمام مذہب بہی جانچے جائین جن کے پابند اسلام کے مقابل پر ایسی کتابون کی تعریف کر رہے ہین جن مین یہ طاقت ہرگز نہین کہ وہ اپنی دعوے کو دلیل کے ساتہہ ثابت کرسکین یہ بات ظاہر ہے کہ الہی کتاب کی پہلی **نشانی** علمی طاقت ہے اور یہہ امر ممکن ہی نہین کہ ایک کتاب فی الحقیقۃ **الہامی کتاب** ہو کر کسی سچائی کے بیان مین جو عقاید دینیہ کی ضروریات مین سے ہو قاصر ہو یا ایک انسانی کتاب کے مقابل پر تاریکی اور نقصان کے گڑہے مین گری ہوئی ہو بلکہ الہی کتاب کی اول نشانی تو یہی ہے کہ جس نبوت اور عقیدہ کی اُس نے بنیاد ڈالی ہے اوسکو معقولی طور پر ثابت بہی کرتی ہو کیونکہ اگر وہ اپنے دعاوی کو ثابت نہین کرتی بلکہ انسان کو گرداب حیرت مین ڈالتی ہے تو ایسی کتاب کو منوانا اکراہ اور جبر مین داخل ہوگا اور یہ بات نہایت صاف اور سریع الفہم ہے کہ وہ کتاب جو حقیقت مین کتاب الہی ہے وہ انسانون کی طبیعتون پر کوئی ایسا بوجھہ نہین ڈالتی اور ایسے امور مخالف عقل پیش نہین کرتی جنکا قبول کرنا اکراہ اور جبر مین داخل ہو کیونکہ کوئی عقل صحیح تجویز نہین کرسکتی جو دین مین اکراہ اور جبر جایز ہو اسواسطے اللہ جلشانہ نے قران کریم مین فرمایا **لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ** جب ہم انصاف کے ساتہہ سوچتے ہین کہ الہی کتاب کیسی ہونی چاہئے تو ہمارا نور قلب بڑے زور سے شہادت دیتا ہے کہ الہی کتاب کے چہرہ کا حقیقی حلیہ یہی ہے کہ وہ اپنی روشنی سے علمی اور عملی طریقون مین حق الیقین کا آپ راہ دکہاتی ہو اور پوری بصیرت بخش کر اسی جہان مین بہشتی زندگی کا نمونہ قایم کردیتی ہو کیونکہ الہی کتاب کا **زندہ معجزہ** صرف یہی ہے کہ وہ علم اور حکمت اور فلسفہ حقہ کی معلم ہو اور جہانتک ایک سوچنے والے کیلئے روحانی حقایق کے سلسلہ کا پتہ لگ سکتا ہو وہ تمام حقایق اُسمین موجود ہون اور صرف مدعی نہ ہو بلکہ اپنے ہر ایک دعوے کو ایسے طور سے ثابت کرے کہ پوری تسلی بخش دیوے اور جس تعمق اور امعان کے ساتہہ اوسپر نظر ڈالی جاوے صاف دکہائی دے کہ فی الواقع وہ ایسا ہے معجزہ اپنے اندر رکہتی ہے کہ دینی امور مین انسانی بصیرتون کو ترقی دینے کے لئے اعلی درجہ کی مددگار اور اپنے کاروبار کی آپ ہی وکیل ہے

بالآخر مین اپنے ہر ایک مخالف کو مخاطب کرکے علانیہ طور پر متنبہ کرتا ہون کہ اگر وہ فی الواقع اپنی کتابون کو منجانب اللہ سمجہتے ہین اور یقین رکہتے ہین کہ وہ اُس کی ذات کامل سے صادر ہین جو اپنی پاک کتاب کو اس شرمندگی اور ندامت کا نشانہ بنانا نہین چاہتا کہ اس کی کتاب صرف بیہودہ اور بے اصل

دعوؤن کا مجموعہ ٹھہرے جن کے ساتھہ کوئی ثبوت نہو تو اس موقعہ پر ہمارے دلائل کے مقابل پر وہ بہی دلائل
پیش کرتے رہین کیونکہ بالمقابل باتون کو دیکھہ کر جلد حق سمجھہ آجاتا ہے اور دونون کتاب کا موازنہ ہوکر ضعیف
اور قوی اور ناقص اور کامل کا فرق ظاہر ہوجاتا ہے لیکن یاد رکہین کہ آپ ہی وکیل نہ بیٹہین بلکہ ہماری طرح
دعوے اور دلیل اپنی کتاب مین سے پیش کرین اور مباحثہ کے نظام کو محفوظ رکہنے کیلیئے یہ بات بہی لازم
پکڑین کہ جس دلیل سے اب ہم شروع کرتے ہین اسی دلیل کا وجود اپنے بالمقابل رسالہ مین اپنی کتاب مین سے نکال کر
دکہلادین علی ہذا القیاس ہمارے ہر یک نمبر کے نکلنے کے مقابل اسی دلیل کو اپنی کتاب کی حمایت مین پیش کرین جو ہم نے
اس نمبر مین پیش کی ہو اس انتظام سے بہت جلد فیصلہ ہوجائیگا کہ ان کتابون مین سے کونسی کتاب اپنی سچائی
کو آپ ثابت کرتی ہے اور معارف کا لاانتہا سمندر اپنے اندر رکہتی ہے اب ہم خدا تعالی سے توفیق پاکر اول نمبر
کو شروع کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ یا الہی سچائی کی فتح کر اور باطل کو ذلیل اور مغلوب کرکے دکہلا ولا حول
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اٰمِیْن

بُرہان اوّل

قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل

قرآن شریف نے بہت زور شور سے اس دعوی کو پیش کیا ہے کہ وہ خدا کا کلام ہے اور حضرت سیدنا
ومولینا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے سچے نبی اور رسول ہین جنپر وہ پاک کلام اترا ہے چنانچہ یہ دعوے
آیات مندرجہ ذیل مین بخوبی مصرح و مشرح ہے:

(آل عمران اوّل) الم اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ یعنی وہی اللہ ہے
اُسکا کوئی ثانی نہین اُسی سے ہر ایک کی زندگی اور بقا ہے اُس نے حق اور ضرورت حقہ کے ساتھہ تیرے پر
کتاب اتاری اور پہر فرمایا یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق الجزو ۶ سورہ النساء یعنی اے لوگو حق اور ضرورت حقہ کے

ساتھہ تمہارے پاس یہ نبی آیا ہے اور پہر فرمایا وبالحق انزلناہ وبالحق نزل الجز ۱۵ یعنی ضرورت حقہ کے ساتھہ ہم نے اس کلام کو اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھہ اترا ہے اور پہر فرمایا یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا الجز ۶ سورۃ النساء لوگو تمہارے پاس یہ یقینی برہان پونچی ہے اور ایک کہلا نور تمہاری طرف ہم نے اتارا ہے اور پہر فرمایا قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الجز ۹) یعنی لوگون کو کہدے کہ مین تم سب کیطرف پیغمبر ہو کر آیا ہون اور پہر فرمایا والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیاتھم واصلح بالھم (الجز ۲۶)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچہے عمل کیئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہی حق ہے خدا اُنکے گناہ دور کریگا اور ان کے حال چال کو درست کر دیگا

ایسا ہی صدہا آیات اور ہین جن مین نہایت صفائی سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ قران کریم خدا کا کلام اور حضرت **محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سچے نبی ہین لیکن ہم بالفعل اسیقدر لکہنا مناسب و کافی دیکہتے ہین مگر ساتھہ ہی اپنے مخالفون کو یاد دلاتے ہین کہ جس شد و مد سے قران شریف مین یہ دعوی موجود ہے کسی اور کتاب مین ہرگز موجود نہین ہم نہایت مشتاق ہین اگر **آریہ** اپنے ویدون مین اتنا ہی ثابت کردین کہ ان کے ہر چہار ویدون نے الٰہی کلام ہونیکا دعوے کیا اور تصریح بتلایا کہ فلان فلان شخص پر فلان زمانہ مین وہ اترے ہین کتاب اللہ کے ثبوت کے لیئے پہلا ضروری امر یہی ہے کہ وہ کتاب اپنے منجانب اللہ ہونیکی مدعی بھی ہو کیونکہ جو کتاب اپنے منجانب اللہ ہونیکی طرف آپ کوئی اشارہ نہین کرتی اُسکو خداوند تعالی کی طرف منسوب کرنا ایک مغلطہ بیجا ہی

اب **دوسرا امر** قابل تذکرہ یہہ ہے کہ قران کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے مین صرف دعوی ہی نہین کیا بلکہ اس دعوے کو نہایت **مضبوط** اور **قوی دلیلون** کے ساتھہ ثابت بہی کر دیا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالی سلسلہ وار اُن تمام دلایل کو لکہین گے اور ان مین سے پہلی دلیل ہم اسی مضمون مین تحریر کرتے ہین تا حق کے طالب اول اسی دلیل مین دوسری کتابون کا قرآن کے ساتھہ مقابلہ کرین اور نیز ہم ہر یک مخالف کو بہی بلاتے ہین کہ اگر یہ طریق ثبوت جسکا ایک کتاب مین پایا جانا اُسکی سچائی پر بدیہی دلیل ہے انکی کتابون اور نبیون کی نسبت بہی پایا جاتا ہے

تو وہ ضرور اپنے اخبارون اور رسالون کے ذریعہ سے پیش کرین ورنہ اونکو اقرار کرنا پڑیگا کہ انکی کتابین اس اعلے درجہ کے ثبوت سے عاری اور بے نصیب ہین اور ہم نہایت یقین اور وثوق سے کہتے ہین کہ یہ طریق ثبوت انکے مذہب مین ہرگز نہین پایا جاتا پس اگر ہم غلطی پر ہین تو ہماری غلطی ثابت کرین اور وہ پہلی دلیل جو قرآن شریف نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر پیش کیا ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ عقل سلیم ایک سچی کتاب اور ایک سچے اور **منجانب اللہ** رسول کے ماننے کیلیئے اس بات کو نہایت بزرگ دلیل ٹھہراتی ہے کہ انکا ظہور ایک ایسے وقت مین ہو جبکہ زمانہ تاریکی مین پڑا ہو اور لوگون نے توحید کی جگہہ شرک اور پاکیزگی کی جگہہ فسق اور انصاف کی جگہہ ظلم اور علم کی جگہہ جہل اختیار کر لیا ہو اور **ایک مصلح** کی اشد ضرورت ہو اور پہر ایسے وقت مین وہ رسول دنیا سے رخصت ہو جبکہ وہ اصلاح کا کام عمدہ طور سے کر چکا ہو اور جبتک اس نے اصلاح نہ کی ہو **دشمنون** سے **محفوظ** رکہا گیا ہو اور نوکرون کی طرح حکم سے آیا ہو اور حکم سے واپس گیا ہو غرضیکہ وہ ایسے وقت مین ظاہر ہو جبکہ وہ وقت بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہا ہو کہ ایک آسمانی مصلح اور کتاب کا آنا ضروری ہے اور پہر ایسے وقت مین الہامی پیشگوئی کے ذریعہ سے واپس بلایا جاوے کہ جب اصلاح کے پودہ کو مستحکم کر چکا ہو اور ایک **عظیم الشان** انقلاب ظہور مین آچکا ہو اب ہم اس بات کو بڑے فخر کے ساتہہ بیان کرتے ہین کہ یہ دلیل جسطرح قرآن اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین نہایت **روشن چہرہ** کے ساتہہ جلوہ نما ہوئی ہے کسی اور نبی اور کتاب کے حق مین ہرگز ظاہر نہین ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دعوے تہا کہ مین **تمام** قومون کے لیئے آیا ہون سو قران شریف نے تمام قومون کو ملزم کیا ہے کہ وہ طرح طرح کے شرک اور فسق اور فجور مین مبتلا ہین جیسا کہ وہ فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنے دریا بہی بگڑ گئے اور جنگل بہی بگڑ گئے اور فرماتا ہے لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا یعنی ہم نے تجہے بہیجا تا کہ دنیا کی تمام قومون کو ڈراوے یعنی انکو متنبہ کرے کہ وہ خدا تعالے کے حضور مین اپنی بدکاریون اور عقیدون کی وجہ سے سخت گنہگار ٹہری ہین یاد رہے کہ جو اس آیت مین نذیر کا لفظ دنیا کے تمام فرقون کے مقابل پر استعمال کیا گیا ہے جسکے معنی گنہگارون اور بدکارون کو ڈرانا ہے اسی لفظ سے یقینی سمجہا جاتا ہے کہ **قران** کا یہ دعوے تہا کہ تمام دنیا بگڑ گئی اور ہر ایک نے سچائی اور نیک بختی کا طریق چہوڑ دیا کیونکہ **انذار** کا محل فاسق اور مشرک اور بدکار ہی ہین اور انذار اور ڈرانا مجرمون کے ہی تنبیہ کے لیئے ہوتا ہے نہ نیک بختون کے لیئے۔ اس بات کو ہر یک جانتا ہے کہ ہمیشہ سرکشون اور بے ایمانون کو ہی ڈرایا جاتا ہی

اور سنت اللہ اسی طرح پر ہے کہ نبی نیکون کے لیئے بشیر ہوتے ہین اور بدون کے لیئے نذیر پہر جبکہ ایک نبی تمام دنیا کے لیئے نذیر ہوا تو ماننا پڑا کہ تمام دنیا کو نبی کی وحی نے بد اعمالیون مین مبتلا قرار دیا ہے اور یہ ایک ایسا دعوے ہے کہ نہ توریت نے موسی کی نسبت کیا اور نہ انجیل نے **عیسی** علیہ السلام کے زمانہ کی نسبت بلکہ صرف قران شریف نے کیا اور پہر فرمایا کُنتُم علٰی شَفَا حُفرَۃٍ مِنَ النَّارِ یعنے تم اس نبی کے آنے سے پہلے دوزخ کے گڑہے کے کنارہ پر پہنچ چکے تھے اور عیسایون اور یہودیون کو بہی متنبہ کیا کہ تم نے اپنے **دجل** سے خدا کی کتابون کو بدل دیا اور تم ہر یک شرارت اور بدکاری مین تمام قومون کے پیشرو ہو اور بت پرستون کو جابجا ملزم کیا کہ تم پتہرون اور انسانون اور ستارون اور عناصر کی پرستش کرتے ہو اور خالق حقیقی کو بہول گیئے ہو اور تم یتیمون کا مال کہاتے اور بچون کو قتل کرتے اور شرکا پر ظلم کرتے ہو اور ہر یک بات مین حد اعتدال سے گذر گیئے ہو اور فرمایا اِعلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ یُحیِ الاَرضَ بَعدَ مَوتِہَا یعنے یہ بات تمہین معلوم رہے کہ زمین سب کی سب مرگئی تہی اب اسکو خدا نئے سرے زندہ کرتا ہے غرض تمام دنیا کو قرآن نے شرک اور فسق اور بت پرستی کے الزام سے ملزم کیا جو ام الخبائث ہین اور عیسایون اور یہودیون کو دنیا کی تمام بدکاریون کی جڑہ ٹہرایا اور ہر یک قسم کی بدکاریان ان کی بیان کردین اور ایک ایسا نقشہ کہینچکر زمانہ موجودہ کا اعمال نامہ دکہلادیا کہ جب سے دنیا کی بنا پڑی ہے بجز نوح کے زمانہ کے اور کوئی زمانہ اس زمانہ سے مشابہ نظر نہین آتا اور ہم نے اس جگہ جس قدر آیات لکہدی ہین وہ اتمام حجت کے لیئے اول درجہ پر کام دیتی ہین لہذا ہم نے طول کے خوف سے تمام آیات کو نہین لکہا ناظرین کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑہین تا انہین معلوم ہو کہ کس شدو

* حاشیہ جیسا کہ فرماتا ہے یدسہ فی التراب یعنے مشرک اپنی لڑکی کو زندہ درگور کرتا ہے اور فرماتا ہی واذا المؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت یعنی قیامت کو زندہ درگور لڑکیون سے سوال ہوگا کہ وہ کس گناہ سے قتل کی گئین یہ اشارہ ملک کی موجودہ حالت کیطرف کیا کہ ایسے ایسے بڑے کام ہو رہے ہین اسی کیطرف عرب کے ایک پورانے شاعر ابن الاعرابی نے اشارہ کیا ہے چنانچہ وہ کہتا ہی۔

ما لقی المؤد من ظلم امہ   کما لقیت ذہل جمیعا و عامر

یعنے زندہ درگور لڑکی پر اس کی مان کیطرف سے وہ ظلم نہین ہوتا جیسا کہ ذہل و عامر پر ہوا۔ منہ

مدد سے اور کس قدر موثر کلام سے جابجا قرآن شریف بیان کر رہا ہے کہ تمام دنیا بگڑ گئی - تمام دنیا مر گئی اور لوگ دوزخ کے گڑہے کے قریب پہونچ گئے اور کیسے بار بار کہتا ہے کہ تمام دنیا کو ڈرا کہ وہ خطرناک حالت مین پڑی ہے یقیناً قرآن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شرک اور فسق اور بت پرستی اور طرح طرح کے گناہون مین سڑ گئی اور بدکاریون کے عمیق کنوئین مین ڈوب گئی ہین یہ بات سچ ہے کہ انجیل مین بہی کسی قدر یہودیون کی بدچلنیون کا ذکر ہے لیکن مسیح نے کہین ذکر تو نہین کیا کہ جسقدر دنیا کے صفحہ مین لوگ موجود ہین جن کو عالمین کے نام سے نامزد کر سکتے ہین کہ وہ بگڑ گئے مر گئے اور دنیا شرک اور بدکاریون سے بہر گئی اور نہ رسالت کا عام دعوے کیا پس ظاہر ہے کہ یہودی ایک تہوڑی سی قوم تہی جو مسیح کے مخاطب تہی بلکہ وہی تہی جو مسیح کے نظر کے سامنے اور چند دیہات کے آدمی تہے لیکن قرآن کریم نے تو تمام زمین کے مرجانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قومون کی بُری حالت کو وہ بتلاتا ہے اور صاف بتلاتا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مر گئی * یہودی تو نبیون کی اولاد اور **توراۃ** کو اپنے اقرار سے مانتے تہے گو عمل سے **قاصر** تہے لیکن **قرآن** کے زمانہ مین علاوہ فسق اور فجور کے عقاید مین بہی فتور ہو گیا تہا ہزارہا لوگ **دہریہ** تہے ہزارہا وحی اور الہام سے **منکر** تہے اور ہر قسم کی بدکاریان زمین پر پہیل گئی تہین اور دنیا مین اعتقادی اور عملی خرابیون کا ایک طوفان برپا تہا ماسواے اسکے مسیح نے اپنی چہوٹی سی قوم یہودیون کی بدچلنی کا کچہ ذکر تو کیا جس سے البتہ یہ خیال پیدا ہوا کہ اُس وقت یہود کی ایک خاص قوم کو ایک مصلح کی ضرورت تہی مگر جس دلیل کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **منجانب اللہ** ہونیکے بارے مین بیان کرتے ہین یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فساد عام کے وقت مین آنا اور کامل اصلاح کے بعد واپس بلائے جانا اور ان دونون پہلوؤن کا قران شریف کا آپ پیش کرنا اور آپ دنیا کو اسکی طرف توجہ دلانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ انجیل تو کیا بجز قران شریف کسی کتاب مین بہی نہین پایا جاتا - قران شریف نے آپ یہ دلایل پیش کئے ہین اور آپ فرمایا ہے کہ اسکی سچائی ان دو پہلوؤن پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتی ہے یعنی ایک تو وہی جو ہم بیان کر چکے ہین کہ ایسے زمانہ مین ظہور فرمایا جبکہ زمانہ مین عام طور پر طرح طرح کی بدکاریان بداعتقادیان پہیل

* **نوٹ** اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیون مین یہ زمانہ بہی تو کم نہین تو پہر اس مین کوئی نبی کیون نہین آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید و راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تہا اور اس زمانہ مین چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہین اور اس زمانہ کو بہی خدا تعالی نے مجدد کے بہیجنے سے محروم نہین رکہا منہ

گئی تہین اور دنیا حق اور حقیقت اور توحید اور پاکیزگی سے بہت دور جا پڑی تہی اور قرآن شریف کے اس قول کی اُسوقت تصدیق ہوتی ہے جبکہ ہر یک قوم کی تاریخ اس زمانہ کے متعلق پڑہی جاوے کیونکہ ہر یک قوم کے اقرار سے یہہ شہادت پیدا ہوتی ہے کہ درحقیقت وہ ایسا پُرظلمت زمانہ تہا کہ ہر ایک قوم مخلوق پرستی کیطرف جہک گئی تھی اور یہی وجہ ہی کہ جب قران نے تمام قومون کو گمراہ اور بدکار قرار دیا تو کوئی اپنا بری ہونا ثابت نہ کرسکا دیکہو اللہ تعالی کیسے زور سے اہل کتاب کی بدیون اور تمام دنیا کے مرجانے کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۞ اِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (سورۃ الحدید جز ونمبر ۲۷ رکوع ۱۷) یعنے مومنون کو چاہیئے کہ اہل کتاب کی چال وچلن سے پرہیز کرین انکو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پس اُن پر ایک زمانہ گذر گیا سو اُن کے دل سخت ہوگئے اور اکثر اُن مین سے فاسق اور بدکار ہی ہین۔ یہہ بات بہی جانو کہ زمین مرگئی تھی اور اب خدا نئے سرے سے زمین کو زندہ کر رہا ہے یہ **قرآن کی ضرورت اور سچائی کے نشان ہین** جو اسلیئے بیان کئے گئے تاکہ تم نشانون کو دریافت کرلو

اب سوچ کر دیکہو کہ یہ دلیل جو تمہارے سامنے پیش کی گئی ہے یہ اپنے ذہن سے ایجاد نہین کی بلکہ قران شریف آپ ہی اسکو پیش کرتا ہے اور دلیل کے دونون حصے بیان کرکے پہر آپ ہی فرماتا ہے قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے اس رسول اور اس کتاب کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نشان ہے جسکو ہم نے بیان کردیا تاکہ تم سوچو اور سمجہو اور حقیقت تک پہونچ جاؤ ☩

☩ **حاشیہ** قران شریف نے جس قدر اپنے نزول کے زمانہ مین ان عیسایون اور غیرہ کی بدچلنیان بیان کی ہین جو اُسوقت موجود تھے ان تمام قومون نے خود اپنے مونہہ سے اقرار کرلیا تھا بلکہ باربار اقرار کرتے تھے کہ وہ ضرور ان بدچلنیون کے مرتکب ہو رہے ہیں اور عرب کی تاریخ دیکہنے سی ثابت ہوتا ہی کہ بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ آباؤ اجداد کے جن کو اللہ جل شانہ نے اپنے خاص فضل وکرم سے شرک اور دوسری بلاؤن سے بچائے رکھا باقی تمام لوگ عیسایون کے بدنمونہ کو دیکہہ کر اور اُن کی چال وچلن کی بدتاثیر سے متاثر ہوکر........

دوسرا پہلو اس دلیل کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت مین دنیا سے اپنے

انواع اقسام کے قابل شرم گناہون اور بدچلنیون مین مبتلا ہو گئے تہے اور جس قدر بدچلنی اور بداعمالی عربون مین آئی وہ درحقیقت عربون کی ذاتی فطرت کا نتیجہ نہین تہا بلکہ ایک نہایت ناپاک اور بدچلن قوم امین آباد ہو گئی اور ایک جہوٹے منصوبہ کفارہ پر بہروسہ کر کے ہر یک گناہ کو شیر مادر کیطرح سمجھتی تہی اور مخلوق پرستی اور شراب خواری اور ہر یک قسم کی بدکاری کو بڑے زور کے ساتھہ دنیا مین پہیلا رہی تہی اور اول درجہ کی کذاب اور دغاباز اور بدسرشت تہی بظاہر یہ فرق کرنا مشکل ہے کہ گیا اُس زمانہ مین فسق و فجور اور ہر ایک قسم کی بدچلنی مین یہودی بڑہے ہوئی تہی یا عیسائی نمبر اول پر تہو مگر ذرہ غور کرنیکے بعد معلوم ہوگا کہ درحقیقت عیسائی ہی ہر ایک بدکاری اور بدچلنی اور مشرکانہ عادات مین پیشدست تہی کیونکہ یہودی لوگ متواتر ذلتون اور کوفتون سے کمرور ہو چکے تہے اور وہ شرارتین جو ایک سفلہ آدمی اپنی طاقت اور دولت اور عروج قومی کو دیکھہ کر کر سکتا ہے یا وہ بدچلنیان جو کثرت دولت اور روپیہ پر موقوف ہین اپنے نالایق کامون کا یہودیون کو کم موقعہ ملتا تہا مگر عیسایون کا ستارہ ترقی پر تہا اور نئی دولت اور نئی حکومت ہر وقت انگشت دے رہی تہی کہ وہ تمام لوازمات اُنمین پائے جائین جو بدی کے مویدات پیدا ہونے سے قدرتی طور پر ہمیشہ پائی جاتی ہین پس یہی سبب ہے کہ اُس زمانہ مین عیسایون کی بدچلنی اور ہر یک قسم کی بدکاری سب سے زیادہ بڑہی ہوئی تہی اور یہ بات یہانتک ایک مشہور واقعہ ہے کہ **پادری فنڈل** باوجود اپنے سخت تعصب کے اُسکو چہپا نہین سکا اور مجبور ہو کر اس زمانہ کے عیسایون کی بدچلنیون کا میزان الحق مین اُوسکو اقرار کرنا ہی پڑا مگر دوسرا انگریز مورخون نے تو بڑی بسط سے اُنکی بدچلنیون کا مفصل حال لکھا ہے چنانچہ ان مین سے ایک **ڈیون پورٹ** صاحب کی کتاب ہے جو ترجمہ ہو کر اس ملک مین شائع ہو گئی ہے غرض یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ کے عیسائی اپنی نئی دولت اور حکومت اور کفارہ کی زہرناک تحریک سے تمام بدچلنیون مین سب سے زیادہ بڑہے ہوئے تہے ہر یک نے اپنی فطرت اور طبیعت کے موافق جدا جدا بے اعتدالی اور معصیت کی راہین اختیار کر رکہی ہوئی تہین اور اُنکی دلیریون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی سچائی سے بالکل نومید ہو چکے تہے اور ایک چہپے ہوئے دہریہ تہے اور اُنکی روحانیت کی اس وجہ سے بہت ہی بیخکنی ہوئی کہ دنیا کے دروازے اُن پر کہولے گئے اور انجیل کی تعلیم مین شراب

موسیٰ کی طرف بلائے گئے جبکہ وہ اپنے کام کو پورے طور پر انجام دے چکے اور یہ امر قرآن شریف

کی کوئی ممانعت نہین تہی قماربازی سے کوئی روک نہ تہی پس یہی تمام زہرین ملکران کا ستیاناس کرگئین صندوقون مین دولت تہی ہاتہہ مین حکومت تہی شرابین خود ایجاد کرلین پہر کیا تہا اُم الخبائث کی تحریکون سے سارے برے کام کرنے پڑے یہ باتین ہم نے اپنی طرف سے نہین کہین خود بڑے بڑے مورخ انگریزون نے اسکی شہادتین دی ہین اور اب بہی دے رہے ہین بزرگ **پادری باس ورتہہ** اور **فاضل قسیس ٹیلر** نے حال ہی کے زمانہ مین کس صفائی سے انہین باتون پر لیکچر دیئے ہین اور کس زور سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ عیسائی مذہب کی قدیم بدچلنیون نے اُسکو ہلاک کردیا ہے چنانچہ قوم کے فخر پادری باس ورتہہ صاحب اپنے لیکچر مین باواز بلند بیان کرتے ہین کہ عیسائی قوم کے ساتہہ **تین لعنتین** لازم ملزوم ہو رہی ہین جو اُسکو ترقی سے رکتی ہین وہ کیا ہین - زناکاری - شراب خواری - قماربازی - غرض اُس زمانہ مین سب سے زیادہ یہ عیسائیون کا ہی حق تہا کہ وہ بدکاریون کے میدانون مین سب سے پہلے رہین کیونکہ دنیا مین انسان صرف تین وجہ سے رُک سکتا ہے (۱) یہ کہ خدا تعالیٰ کا خوف ہو (۲) یہ کہ کثرت مال جو بدمعاشیون کا ذریعہ ہے اُس کی بلا سے بچے (۳) یہ کہ ضعیف اور عاجز ہوکر زندگی بسر کرے حکومت کا زور پیدا نہ ہو مگر عیسائیون کو ان تینون روکون سے فراغت ہوچکی تہی اور کفارہ کے مسئلہ نے گناہ پر دلیر کردیا تھا اور دولت اور حکومت ظلم کرنے کیلئے معین ہوگئے تہے پس چونکہ دنیا کی راحتین اور نعمتین اور دولتین اُن پر بہت وسیع ہوگئی ہتین اور ایک زبردست سلطنت کے وہ مالک بہی ہوگئے تہو اور پہلے اس سے ایک مدت تک فقر و فاقہ اور تکالیف شاقہ مین رہ چکے تہا اسلیئے دولت اور حکومت کو پاکر عجیب طوفان فسق و فجور انمین ظاہر ہوا اور جس طرح پُر زور سیلاب آنیکے وقت بند ٹوٹ جاتا ہے اور پہر بند ٹوٹنے سے تمام ارد گرد کہیتون اور آبادی کی شامت آجاتی ہے اسی طرح اُن دنون مین وقوع میں آیا کہ جب عیسایون کو تمام اسباب شہوت رانی کے میسر آگیئے اور دولت اور قوت اور بادشاہت مین تمام دنیا کے طاقتورون سے اول نمبر پر ہوگئے تو جیسے ایک سفلہ آدمی فقر و فاقہ کا مارا ہوا دولت اور حکومت پاکر اپنے لچہن دکہلاتا ہے وہ سارے لچہن ان لوگون نے دکہلائے اول وحشیون اور سخت ظالمون کیطرح وہ خونریزیان کین اور ناحق

٭ نوٹ شراب بنانا حضرت عیسیٰؑ کا ایک معجزہ شمار کیا گیا ہے بلکہ شراب پینا عیسائی مذہب کا جزو اعظم ہے جیساکہ عشاء ربانی مین۔ منہ

سے بخوبی ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ

نصیحت

بموجب کئی لاکہہ انسانون کو قتل کیا اور وہ بے رحمیان دکہلائین جن سے بدن کانپ اُٹھتا ہے اور پہر اِن
اور آزادی پاکر دن رات شراب خواری زناکاری قماربازی مین شغل رکہنے لگے چونکہ انکی بدبختی سے کفارہ کی
تعلیم نے پہلے ہی انکو بدکاریون پر دلیر کردیا تہا اور صرف ستر بی از بی چادری کا مصداق تہی اب
جو بھی بہی اُنکے گہر مین آگئی تو پہر کیا تہا۔ ہریک بدکاری پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے ایک زوردار
سیلاب اپنے چلنے کی ایک کہلی کہلی راہ پاکر زور سے چلتا ہے اور ملک پر ایسا بد اثر ڈالا کہ غافل اور
نادان عرب بہی انہین کے بد اثر سے پسے گئے وہ تو امی اور ناخواندہ تہی جب انہون نے اپنے ارد
گرد عیسائیون کی بداعمالیون کا طوفان پایا تو اُس سے متاثر ہوگئے یہ بات بڑی تحقیق سے ثابت
ہوئی ہے کہ عربون مین قماربازی اور شراب خواری اور بدکاری عیسائیون کے خزانہ سے آئی تہی۔

اخطل عیسائی جو اس زمانہ مین ایک بڑا شاعر گذرا ہے جس کا دیوان بڑی عزت کی
نگاہ سے دیکہا جاتا ہے اور حال مین **بیروت** مین ایک عیسائی گروہ نے بڑے اہتمام
اور خوبصورتی سے وہ دیوان چہاپ کر جا بجا شایع کیا ہے چنانچہ اس ملک مین بہی آگیا ہے اُس دیوان
مین کئی ایک شعر اُسکی یادگار مین جو اُسکی اور اُسوقت کے عیسائیون کی اندرونی حالت کا نمونہ ظاہر کر رہے ہین
منجملہ اُن کے ایک یہ ہے۔ بَانَ الشَّبَابُ وَرُبَّمَا عَلَّلْتُہُ

بِالْغَانِیَاتِ وَبِالشَّرَابِ الْاَصْہَبِ

یعنی جوانی مجہسے جدا ہوگئی اور مین نے اُسکے روکنے کیلئے کئی مرتبہ اور بہت دفعہ یہ حیلہ کیا ہے
کہ خوبصورت عورتون اور سرخ شراب کیساتہہ اپنا شغل رکہا ہے اب اِس شعر سے صاف ظاہر
ہے کہ یہ شخص باوجود پیرانہ سالی اور عیسائیون کا ایک بزرگ فاضل کہلانیکے پہر بہی زناکاری کی ایک
خراب حالت مین مبتلا رہا اور زیادہ قابل شرم بات یہ کہ بڈہا ہوکر بہی بدکاری سے باز نہ آیا اور نہ
صرف اِسی پر بس کرتا تہا بلکہ شراب پینے کا بہی نہایت درجہ عادی تہا اخطل کی لایف پر اطلاع
والے اِس بات کو خوب جانتے ہین کہ وہ اس زمانہ کی عیسائی قوم مین بہت ہی معزز اور علم اور
فضیلت کے رو سے گویا اُن مین صرف ایک ہی تہا اور اُسکی تحریرون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا یعنی آج مینے قران شریف کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے

تفسیر مائدہ

اُس خیال کو جو کفارہ کے مسئلہ سے اُسکو ملا تھا شاعرانہ لباس مین ادا کرتا - بلکہ وہ پادریون کا بھی منصب رکھتا تھا اور جن گرجاؤن کا اُس نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اُنمین ایک پیشرو پادری کی حیثیت سے بلاناغہ جاتا تھا اور سب لوگ اُسی کے نقش قدم پہ چلتے تھے کیا اُس زمانہ کے تمام عیسائیون مین سے اسکے یگانہ روزگار ہونے مین یہ کافی دلیل نہین کہ کروڑہا عیسائیون اور پادریون مین سے صرف وہی اُس زمانہ کا ایک آدمی ہے جسکی یادگار تیرہ سو برس مین اس زمانہ مین پائی گئی غرض عیسائیون مین سے صرف ایک اخطل ہی ہے جو پورلے عیسائیون کی چال وچلن کا نمونہ بطور یادگار چھوڑ گیا اور نہ صرف اپنا ہی نمونہ بلکہ اُس نے گواہی دیدی کہ اُس وقت کے تمام عیسائیون کا یہی حال تھا اور درحقیقت وہی چال چلن بطور سلسلہ تعامل کے اب تک یورپ مین چلا آتا ہے عیسائی مذہب کا پایہ تخت ملک کنعان تھا اور یورپ مین اُسی ملک سے یہ مذہب پہونچا اور ساتھ ہی ان تمام خرابیون کا تحفہ بھی ملا غرض اخطل کا دیوان نہایت قدر کے لائق ہے جس نے اسوقت کی عیسائی چال چلن کا تمام پردہ کھول دیا اور تاریخ پتہ نہین دیسکتی کہ اُس زمانہ کے عیسائیون مین سے کوئی اور بھی ایسا ہے جسکی کوئی تالیف عیسائیون کے ہاتھ مین ہو ہمین اخطل کی **سوانح پر** نظر ڈالنے کے بعد ماننا پڑتا ہے کہ وہ انجیل سے بھی خوب واقف تھا کیونکہ اوس نے اسوقت کے تمام عیسائیون اور پادریون مین بخصوصیت کے ساتھ وہ علمیت اور قابلیت دکھلائی کہ اُسوقت کے عیسائیون اور پادریون مین سے کوئی بھی دکھلا نہ سکا بہرحال ہمین ماننا ہی پڑا کہ وہ اس وقت کے عیسائیون کا ایک **منتخب نمونہ** ہے مگر ابھی آپ سن چکے ہین کہ وہ اِس بات کا اپنے منہہ سے اقراری ہے کہ مین خوبصورت عورتون اور عمدہ شراب کے ساتھ بیرانسالی کے ملال کو دفع کرتا ہون اور اُس وقت کے شعرا کا یہی محاورہ تھا کہ وہ اپنی بدکاریون کو انہین الفاظ سے ادا کرتے تھے اور وہ لوگ حال کے نادان شاعرون کیطرح صرف فرضی خیالات کی بندش نہین کرتے تھے بلکہ اپنی زندگی کے واقعات کا نقشہ کھینچکر دکھلا دیتے تھے اِسی وجہ سے اُنکے دیوان محققون کی نظرون مین نکمے نہین سمجھے گئے بلکہ تاریخی کتب کا اُنکو پورا مرتبہ دیا گیا ہے اور وہ پورانے زمانہ کے رسوم اور عادات اور جذبات اور خیالات کو کامل طور پر ظاہر کرتی ہین اسیواسطے اہل اسلام نے جو علم دوست

تمہارا دین تمہارے لیئے کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لیئے دین اسلام پسند کرلیا

ہین اُن کے قصاید اور دیوانون کو ضایع نہین کیا تاکہ ہر زمانہ کے لوگ بچشم خود معلوم کرسکین کہ اسلام سے پہلے عرب کا کیا حال تہا اور پہر اسلام کے بعد قادر خدا نے کس تقوی اور طہارت سے اُنکو رنگین کردیا اگر اخطل اور دیوان حماسہ اور سبعہ معلقہ اور **اغانی** کے وہ اشعار جو جاہلیت کے شعرا کے صاحب اغانی نے لکہے ہین اور جو **لسان العرب** اور **صحاح جوہری** وغیرہ پورانی کتابون مین موجود ہین نظر کے سامنے رکہی جائین تو پہر اُنکے مقابل اسلام کو دیکہا جائے تو بہداہت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تاریک زمانہ مین اسلام اس طرح پر چہرہ نما ہوا کہ جیسے ایک نہایت درجہ کی تاریکی مین یکدفعہ آفتاب نکل آتا ہے اس مقابلہ سے ایک نظارہ قدرت معلوم ہوتا ہے اور دل بول اٹہتا ہے کہ اللہ اکبر کیسی اسوقت قرآن شریف کے نزول کی ضرورت تہی درحقیقت اس قوی دلیل نے تمام مخالفون کو پاؤن کے نیچے کچل دیا ہے پہر ہم اپنے مضمون کیطرف عود کر کے لکہتے ہین کہ ممکن ہے کہ کوئی نادان اخطل کی نسبت یہ سوال پیش کرے کہ کیون یہ جایز نہین کہ اپنی پیرانہ سالی کے زمانہ مین بہت سی خوبصورت عورتین اپنے نکاح مین لایا ہو تو اس صورت مین زنا کا الزام اس پر کیونکر عاید ہوسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اخطل نے اپنے شعر مین اس مضمون کو ہرگز ظاہر نہین کیا کہ وہ خوبصورت عورتین میری بیویان ہین بلکہ ایسی طرز پر اپنے کلام کو ظاہر کیا ہے جیساکہ بدکار اور بدچلن آدمی ہمیشہ ظاہر کیا کرتے ہین اسیوجہ سے اُس نے خوبصورت کے ساتہہ عمدہ شراب کو بہی جوڑدیا ہے کیونکہ شراب بدمعاشی کے لوازم مین سے ہے اور ماسوا اسکے یہ بات کسی پر پوشیدہ نہین کہ عیسائی مذہب مین صرف ایک جورو تک جائز ہے پہر کیونکر ممکن تہا کہ قوم کے لوگ اپنے مذہب اور رسم کے مخالف اُسکو خوبصورت لڑکیان دیدیتے یہ قبول کیا کہ وہ اپنے علم اور فضل کے رو سے تمام قوم سے بہتر تہا اور جیساکہ اس زمانہ مین ایک بڑے بہاری لشپ کو اپنی قوم مین ایک عام وجاہت ہوتی ہے یہی وجاہت یا اس سے زیادہ اسکو حاصل تہی اور وہ مقتدا اور پیشوا اور ساری قوم کا برگزیدہ تہا مگر تاہم یہ کسیطرح ممکن نہین کہ لوگ عمداً اپنی خوبصورت لڑکیان قدیم رسم کے مخالف اُسکے نکاح مین لائے ہون اور اُسکا یہ شعر بلند آواز سے پکار رہا ہے کہ

حاصل مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جسقدر نازل ہونا تہا نازل ہو چکا اور مستعدلوں مین نہایت عجیب اور

تتمہ

صرف زنا کے طور پر یہ ناجائز حرکتین اُس سے صادر ہوتی تہین تہی تو شراب کباب کا سلسلہ بہی ساتہہ جاری تہا کوئی قبول کرسکتا ہے کہ ایک تو بڈہا آدمی اور پہر لڑکی کو سوت کا دکہہ اور پہر لڑکی پر لڑکی دینا مذہب کے مخالف رسم کے مخالف قومی اتفاق کے مخالف اور پہر لوگ اندہے ہوکر میان اخطل کو اپنی خوبصورت لڑکیان دیتے جائین اور دو تین خم شراب کے بہی ساتہہ لے آوین بیشک اس خیال محال کو تو کوئی ہی قبول نہ کریگا اصل بات تو وہی ہے جو ہم لکہہ چکے جسکی نظیرین اب ہی یورپ مین نہ صدہا نہ ہزارہا بلکہ لاکہون موجود ہین یورپ کے سفر مین سمندر سے ہوتے ہی یہ نظارہ جابجا نظر آجائیگا ماسوا اسکے اخطل کا صرف یہی شعر نہین بلکہ اس سے ہی بڑہکر دیوان اخطل مین ایک اور شعر ہے جو اسوقت ہم وہ بہی ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور وہ یہ ہے

ان من یدخل الکنیسۃ یوماً

یلقے فیھا جاذراً وظباءً

ترجمہ اس شعر کا یہ ہے کہ اگر ہمارے گرجا مین کسی دن کوئی جائے تو بہت سے گوزن بچے اور ہرن اسمین پائیگا یعنے بہت سی خوبصورت اور جوان اور باجمال اور حسین عورتون کو دیکہکر حظ اٹہائیگا یعنی گویا اسمین میان اخطل لوگون کو رغبت دیتے ہین کہ ضرور گرجا مین جانا چاہیے اور لطف اٹہانا چاہیے ٭

اب اس شعر مین دو باتین [illegible] ول یہہ کہ اخطل نے اپنی قوم کیلئے کوئی گرجا ہی بنایا ہوا تہا جس مین وہ ایک پادری کی حیثیت سے جایا کرتا تہا اور بظاہر انجیل ہاتہہ مین لیکر لوگون کی لڑکیون اور بہوؤن کو تاڑا کرتا تہا اور انہین سے ناجایز تعلقات کر رکہے تہے دوسری یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ان ناجائز تعلقات کو قوم کچہہ ہی برا نہین مانتی تہی اور ایسے نظرباز کو گرجا سے نہین نکالتی تہی اور پادری کے منصب سے علیحدہ نہین کرتی تہی حالانکہ ان کو کم سے کم یہ تو خبر تہی کہ یہ شخص ناپاک دل ہے اور ناپاک حرکات کا دل مین قصد رکہتا ہے کیونکہ اُس کے گندے شعر جو یارانہ اور آشنائی پر دلالت کرتے تہے قوم سے مخفی نہین تہے پس اس سے بڑہکر اس بات پر اور کیا دلیل ہو گی کہ وہ ساری قوم ہی فسق وفجور مین مبتلا تہی اور انکے گرجے طوائف کی کوٹہیون کیطرح تہے اور ان مردون عورتون کے جمع ہونیکے لیئے

حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر کیا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو اُن پر پورا کر دیا۔

ضمیمہ

جو بدوضع اور ناپاک خیال تھے گرجون سے بہتر اور کوئی مکان نہ تہا۔ یعنی وہ گرجون ہی مین اپنی نفسانی جذبات کے پورا کرنیکے لیئے موقعہ پاتے تہے اور اخطل صرف اپنی ہی نفسانی جذبات مین مبتلا نہین تہا بلکہ وہ عیسائیون کی کسی عورت یا لڑکی کو بہی پاکدامن نہین جہتا تہا چنانچہ اسکے دیوان اخطل مین جس کے ساتہہ عیسائی محققون نے اُسکی لائف کو بہی شایع کیا ہے اُس کی سوانح مین یہ درج کیا ہے کہ وہ اِسی عورتون کے معاملہ مین ایک مرتبہ کنیسہ دمشق مین قید بہی کیا گیا اور یہ الزام لگایا گیا کہ وہ عیسائی عورتون کی پاکدامنی کا قایل نہین ہی چنانچہ ایک شریف اور معزز مسلمان کی فرمائش سے دمشق کے قسیس نے اُسکو رہا کر دیا لیکن اخطل نے تادم مرگ اپنی رائے کو تبدیل نہین کیا چنانچہ عیسائی عورتون کی نسبت اُسکے اشعار ابتک زبان زد خلایق ہین *

اسی کی کتاب کے صفحہ ۳۳۹ مین اخطل کی لائف مین لکہا ہی کہ وہ اپنے اشعار مین شراب کی بہت تعریف کرتا تہا اور شراب کے فواید پر وہ خوب مطلع اور تجربہ کار تہا پہر اُسکی لائف مین صفحہ ۳۳۷ مین لکہا ہی کہ اخطل ایک پکا عیسائی تہا اور اپنے دین پر مضبوط پنجہ مارا ہوا تہا اور گرجا کے وصایا کو خوب یاد رکہا ہوا تہا اور صلیب کو اپنے سینہ پر ہر وقت لٹکائے رکہتا تہا اسی لیئے اُس کا نام لوگون مین ذوالصلیب مشہور تہا پہر اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ ایک مرتبہ سلطان عبدالملک بن مروان نے جس کے دربار مین یہ ملازم بہی تہا اُسکو کہا کہ تو مسلمان ہوجا تو اُس نے جواب دیا کہ اگر شراب پینا میرے لیئے حلال کردو اور رمضان کے روزے بہی مجہہ معاف ہوجائین تو مین مسلمان ہونے کے لیئے تیار ہون"۔ دیکہو ابہی کہا تہا کہ یہ پکا عیسائی اور ذوالصلیب اسکا نام ہی اور اب یہ بہی لکہدیا کہ یہ شخص ایک شراب کے پیالے پر عیسائی مذہب کو فروخت کرنیکے لیئے تیار تہا غرض اس کی لائف مین یہی لکہا ہے کہ یہ ایک شراب خوار آدمی تہا اور اس بات کا اُس کو اپنے شعرون مین خود اقرار ہے کہ یہ بیگانہ عورتون سے بالکل پرہیز نہین کر سکتا تہا اور نیز یہ بہی اقرار ہے کہ اس زمانہ کے عیسائی مردون اور عورتون کا عموماً چال چلن اچہا نہین تہا اور ایک خفیہ بدکاری اُن مین جاری تہی ہان اس مین ایک بڑی دلیری یہ تہی کہ یہ بڑی جرأت کے ساتہہ عیسائیون کے فسق و فجور کو ظاہر کرتا اور اُنکے گرجاؤن کو بدکاری کی جگہہ بتلاتا تہا اور اپنی بدچلنی کو بہی نہین چہپاتا تہا چنانچہ اُسی کتاب کے صفحہ ۳۳۷ مین لکہا ہی کہ ایک مرتبہ عبدالملک نے اُس سے دریافت

اور یہی دو رکن ضروری ہین جو ایک نبی کے آنیکی علت غائی ہوتی ہے اب دیکھو یہ آیت کس زور شور سے بتلا رہی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز اس دنیا سے کوچ نہ کیا جبتک کہ دین اسلام کو تنزیل قرآن اور

کیا کہ تجھے شراب پینے سے کیا حاصل ہے تو اُس نے فی الفور یہ دو شعر پڑھ کر سنا دئیے

اذا ما ندیمی علنی ثم علنی ثلث زجاجات لهن هدیر

جعلت اجر الذیل منی کاننی علیك امیر المومنین امیر

یعنے جب میرے ساقی نے تین ایسی بوتلون کی مجھ شراب پلائی جن کے شراب نکالنے کیوقت ایک خوش آواز تھی تو مین مستی سے ایسا دامن کشان چلنے لگا کہ گویا تیرے پر یا امیر المومنین مین امیر ہون غرض چونکہ اکابر اسلام نے مسلمان ہونیکے لئے کبھی کسی پر جبر نہین کیا اس لیئے بجز تبلیغ کے اور کچھہ بھی اس پر رنجش ظاہر نکی گئی اور وہ مروانی ملوک کے دربار مین ہزار ہا روپیہ کا انعام پاتا رہا اور وہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہی پیدا ہوا تھا اور ہر چہار خلیفہ رضے اللہ عنہم کا اُس نے زمانہ پایا تھا اور بلاد شام مین رہتا تھا اور خوب بڈھا ہو کر فوت ہوا اُس نے یہ نہایت عمدہ کام کیا کہ اپنے اشعار مین عیسائی چال چلن کا نقشہ کھینچکر دکھلا دیا ہے اور نہایت صاف گواہی دیدی کہ اُس وقت کے عیسائی لوگ نہایت مکروہ بدچلنیون مین گرفتار تھے اور شراب خواری اور ہر قسم کی بدکاری اُن پر غالب آگئی تھی اور چونکہ عیسائی مذہب کا اصل مبدء اور منبع بلاد شام ہی ہے جن بلاد کا وہ متوطن تھا اور جنکا نقشہ کھینچ کر اوس نے پیش کیا ہے اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ کفارہ کا مسئلہ کس قدر جھوٹا اور نابکار فریب ہے جسکا ابتدائی زمانہ مین ہی یہ اثر ثابت ہوا کہ عیسائی لوگ ہر ایک قسم کے فسق و فجور مین مبتلا ہو گئے اخطل کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ سے کچھہ بہت دور نہین تھا صرف چھہ سو برس گذرے تھے مگر اخطل کی گواہی اور اُسکے اپنے اقرار سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت کے عیسائی اپنی بد چلنیون کے روسے بُت پرستون سے بھی زیادہ گرے ہوئے تھے پس جبکہ تازہ تازہ زمانہ مین کفارہ نے یہ اثر کیا تو وہ لوگ سخت بیوقوف ہین کہ اب اُنیسوین صدی مین اس آزمودہ کفارہ سے کوئی بہتری کی اُمید رکھتے ہین اُس زمانہ کی عیسائیت کی چال چلن کے متعلق ایک وہ بھی قصیدہ ہے جو **سبعہ معلقہ** کے چوتھے معلقہ مین عمرو بن کلثوم تغلبی کیطرف سے درج ہے یہ کسی تاریخ دان پر پوشیدہ نہین کہ **بنی تغلب** عیسائی تھے اور وہی تمام عرب مین سب سے بڑھکر فسق و فجور اور ظلم اور زیادتی مین

شمار کئے گئے تہے چنانچہ یہ قصیدہ بنی تغلب کی چال چلن کا پورا گواہ ہے کہ کیونکر وہ اول درجے کے خونی اور جنگجو اور کینہ دار اور فاسق اور شرابخوار اور شہوات نفسانیہ کے پورا کرنیکے لئے بیجا خرچ کرنیوالے اور اپنے فسق و فجور پر کہلا کہلا ناز کرنیوالے تہے اور ہم اس جگہ صرف دو شعر تغلبی مذکور کے بطور نمونہ کے لکہتے ہین اور یہ سبعہ معلقہ کے قصیدہ خامسہ مین موجود ہین جس کا جی چاہے دیکھ لے اور وہ یہ ہین +

نفحۃ الیمن صفحہ ۱۲۰

الا ھبی بصحنک فاصبحینا　　ولا تبقی خمور الاندرینا

وکاس قد شربت ببعلبک　　واخریٰ فی دمشق وقاصرینا

یعنی اے میری معشوقہ (یہ اسکی معشوقہ درحقیقت اسکی والدہ ہی تہی) شراب کا پیالہ لیکر اٹھہ اور قصبہ اندرین جسقدر شرابین بنائی جاتی ہین وہ سب مجھے پلا دے اور ایسا کر کہ شراب کے ذخیرون مین کچھہ بہی باقی نہ رہ جائے پھر کہتا ہے کہ مین نے مقام بعلبک مین بہت شراب پی ہے اور پھر اسیقدر دمشق مین پی اور ایسا ہی مقام قاصرین مین بہی پیتا رہا سچ ہی کہ عیسائیون کو بجز شراب پینے کے اور کیا کام تہے یہی تو وہ دین کی جزو اعظم ہے جو عشاء ربانی مین بہی داخل ہے لیکن عجیب تر یہ ہے کہ یہ عیسائی اپنی حقیقی والدہ پر عاشق ہو گیا ۔ اور ناظرین کو معلوم رہے کہ اندرین بلاد شام مین ایک قصبہ کا نام ہے جسمین حضرات عیسائی ہر ایک قسم کی شراب بناتے تہے اور پہر ان شرابون کو دور دور کے ملکون مین لیجاتے تہے اور اُنکے مذہب مین شراب بدمینا صرف جائز ہی نہ تہا بلکہ ہندون کے بام مارگی فرقہ کیطرح مذہب کی بہاری جزو تہی جس کے بغیر عیسائی نہین ہو سکتا تہا اس لیئے قدیم سے عیسائیون کو شراب کیساتہ بہت کچھہ تعلقات رہے ہین اور اس زمانہ مین بہی انواع اقسام کے شرابون کی موجد عیسائی لوگ ہین یہ بات ثابت ہو گئی ہی کہ عرب کے ملک مین بہی عیسائی لوگ ہی شراب لیگئے اور ملک کو تباہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ بت پرستی کے خیال کو بہی عیسیٰ پرستی کے خیال نے ہی قوت دی اور عیسائیون کی ریس سے وہ لوگ بہی مخلوق پرستی پر زیادہ جم گئے یاد رہی کہ عرب کے جنگلی لوگ شراب کو جانتے بہی نہین تہے کہ کس بلا کا نام ہی مگر جب حضرات عیسائی وہان پہونچے اور انہون نے بعض نومریدونکو تحفہ دیا تب تو یہ خراب عادت دیکہا دیکہی عام طور پر پہیل گئی اور نمازکی پانچ وقتون کیطرح شراب کے پانچ وقت مقرر ہوگئے یعنی جاشریہ جو صبح قبل طلوع آفتاب کی شراب ہے صبوح جو بعد طلوع کے شراب پی جاتی ہی غبوق جو ظہر اور عصر کی شراب کا نام ہی قیل جو دوپہر کی شراب کا نام ہی فحم جو رات کی شراب کا نام ہی۔ اسلام نے ظہور فرما کر یہ تبدیلی کی جو ان پانچو وقتون کی شرابون کی جگہ پانچ نمازین مقرر کردین اور ہر ایک بدی کی جگہ نیکی رکہدی اور مخلوق پرستی کی جگہ خدا تعالیٰ کا نام سکہا دیا اس پاک تبدیلی سے انکار کرنا کسی سخت بدذات کا کام ہی کیسی جید انسان کا کیا کوئی مذہب ایسی زبرگ تبدیلی کا نمونہ پیش کر سکتا ہے ہرگز نہین اور اس وقت ہم عیسائیون کے اقراری اشعار مین سے

اسی پر کفایت کرتے ہین لیکن اگر کسی نے یون چرا کیا تو کئی سو اسی طرح کے شعر انکی نذر کیا جایگا مگر ہین یقین رکہتا ہون کہ ایسی جرأت پر کوئی نہین ہوئیگا کیونکہ ایسے ہزار ہا شعر جو جرایم وزری کے اقرار پر مشتمل ہین کیونکر چہپ سکتے ہین

اب کوئی پادری ٹہاکر داس صاحب سے جنہون نے عدم ضرورت قرآن پر ناحق بیجا تعصب سے یاوہ گوئی کی ہے پوچہے کہ کیا اب بہی ضرورت قران کے بارہ مین آپ کو اطلاع ہوئی یا نہین یا کیا ہم نے ثابت نہین کر دیا کہ قرآن اس وقت نازل ہوا کہ جب تمام عیسائی جنگلیون کی طرح گل سڑ گئے تہے اور انکی صحبت سے دوسرے لوگ بہی تباہ ہو گئے تہے حقیقی ضرورت اس کا نام ہے یا وہ جو انجیل کے لئے پیش کیجاتی ہے مسیح کی جان گئی اور عیسائی پہلے سے بہی بدتر ہو گئے اگر ٹہاکر داس صاحب چاہین تو ہم دس ہزار تک ایسے شعر پیش کر سکتے ہین جنمین مخالفین نے اپنے جرایم وزری کا اقرار کیا ہے اب ہم بعض بعض جرایم مین عیسائی سب سے اول نمبر پر ہین ام الخبائث شراب کی نسبت ہی دیکہو کہ صرف ایک شہر لنڈن مین شراب کی اسقدر دوکانین ہین کہ حساب کیا گیا کہ اگر انکو ایک لائن مین لگائین تو ۵۰ میل مین آئین زانیہ عورتون کی انگلستان مین اسقدر کثرت ہے کہ خاص شہر لنڈن مین ایک لاکہہ سے کچہہ زیادہ ہونگی اور جو خفیہ طور پر بدکار مس لیڈیون کی بہادری سے ولد الحرام پیدا ہوتے ہین بعض نے حساب کیا ہے کہ وہ فیصدی ۷۵ ہین - قمار بازی کا وہ زور شور ہے کہ خدا کی پناہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کے دلون سے عظمت الہی بالکل اٹہہ گئی ہے - انسان کو خدا بنا چہوڑا ہے بدیون کو نیکی سمجہہ لیا ہے سچ تو یہ ہے کہ مسیح کی خودکشی کے خیال نے انکو ہلاک کر دیا اور جس قدر توریت کے احکام بدکاریون سے بچنے کے متعلق اور نیک راہون پر چلنے کے تہے کفارہ نے سب سے فراغت کر دی اسلام سے اس قدر دشمنی ان لوگون کو ہے جسقدر شیطان کو دشمنی سچائی سے ہر کوئی ان مین سے غور نہین کرتا کہ اسلام نے کونسی نئی بات پیش کی جو قابل اعتراض ہے موسیٰ نے کئی لاکہہ بیگناہ بچے مار ڈالے کوئی عیسائی نہین کہتا کہ برا کام کیا لیکن ہمارے سید و مولی آنحضرت صلعم نے ان پر تلوار اٹہائی جنہون نے پہلے تلوار اٹہائی اور انکو مارا جو پہلے بہت سے مسلمانون کو مار چکے تہے مگر پہر بہی آپ نہین بلکہ اس وقت جبکہ انہون نے خود تعاقب کیا اور خود چڑہائی کی نہ بچون کو مارا نہ بوڑہون کو بلکہ جو مجرم ہو چکے تہے انہین کو سزا دیگئی یہ سزا عیسائیون کو بہت بری معلوم ہوتی ہے جا بجا یہی سیاپا کرتے ہین - کیا اس سے ثابت نہین ہوتا کہ مارے بغض کے ان کے دل سیاہ ہو گئے - غضب کی بات ہے کہ عاجز انسان کو خدا ٹہرا کر ان کا بدن نہین کانپتا کچہہ بہی باز پرس کے دن کا انکو خوف نہین آتا اگر حضرت مسیح ایکدن کیلئے زندہ ہو کر آجائین اور کہا جائے کہ دیکہو یہ تمہارا خدا - ان سے ذرہ مصافحہ تو کیجئے تو شرم مین غرق ہو جائین کمبخت مخلوق پرستون نے عاجز بندون کے مرنیکے بعد کیا کیا انکو بنا ڈالا حیا نہین خدا تعالی کا خوف نہین یہ بہی نہین سوچتے کہ مسیح نے پہلے نبیون سے بڑہکر کیا دکہلایا خدائی کی مد مین کونسے کام کئے کہ یہ کام خدائی کے تہے کہ ساری رات آنکہون مین سے رو رو کر نکالی پہر بہی دعا منظور نہ ہوئی ایلی ایلی بکتے ہوئی جان دی باپ کو کچہہ بہی رحم نہ آیا اکثر پیشگوئیان پوری نہ ہوئین معجزات پر تالاب نے دہبہ لگایا فقیہون سے بگڑا اور خوب بگڑا اور کچہہ پیش نہ گئی ایلیا کی تاویل مین کچہہ عمدہ جواب بن نہ پڑا اور پیشگوئی کو اپنے ظاہر الفاظ پر پورے کرنیکے لئے ایلیا کو زندہ کرکے دکہلا نہ سکا اور **لما سبقتنی** کہ کر بصد حسرت اس عالم کو چہوڑا ایسے خدا سے تو ہندون کا خدا راجہ چندر ہی اچہا رہا جس نے جیتے جی راون سے اپنا بدلہ لیلیا اور نہ چہوڑا جبتک اسکو ہلاک نکیا اور اسکے شہر کو جلا نہ دیا ان کفارہ کا ڈہکوسلہ بہی سے بنایا گیا مگر دیکہنا چاہیئے کہ اس سے فائدہ کیا ہوا عیسائیون پر تو اور بہی گناہ کا بہوت سوار ہو گیا کونسی بدی ہے جس سے وہ رک گئے کونسی ناپاکی ہے جس مین وہ گرفتار نہوئے افسوس کہ خودکشی یون ہی بر تہا گئی ۔ منہ

تکمیل نفوس سے کامل نہ کیا گیا ✱ اور یہی ایک خاص علامت منجانب اللہ ہونیکی ہے جو کاذب کو ہرگز نہین دی جاتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی صادق نبی نے بھی اس اعلی شان کے کمال کا **نمونہ نہین دکھلایا** کہ ایکطرف کتاب اللہ بھی آرام اور امن کے ساتھہ پوری ہو جائے اور دوسری طرف تکمیل نفوس بھی ہو اور با این ہمہ کفر کو ہر یک پہلو سے **شکست** اور اسلام کو ہر یک پہلو سے **فتح** ہو ؛

اور پہر دوسری جگہ فرمایا کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا یعنے جبکہ آنیوالی مدد اور فتح آگئی جسکا وعدہ دیا گیا تہا اور تو نے دیکھہ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہوتے جاتے ہین پس خدا کی حمد اور تسبیح کر یعنے یہ کہو کہ جو ہوا وہ مجھہ سے نہین بلکہ اُس کے فضل اور کرم اور تائید سے ہے اور اُس سے استغفار کر کیونکہ وہ رحمت کے ساتھہ بہت ہی رجوع کرنیوالا ہے استغفار کی تعلیم جو نبیوں کو دی جاتی ہے اُسکو عام لوگون کے گناہ مین داخل کرنا عین حماقت ہے بلکہ دوسرے لفظون مین یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنیکا متواضعانہ طریق ہے چونکہ اس صورت مین فرمایا گیا ہے کہ جس کام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تہے وہ پورا ہو گیا یعنی یہ کہ ہزارہا لوگون نے دین اسلام قبول کر لیا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیطرف اشارہ ہے چنانچہ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برس کے اندر فوت ہو گئے پس ضرور تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نزول سے جیسا کہ خوش ہوئے تہے غمگین بہی ہوں کیونکہ باغ تو لگایا گیا مگر ہمیشہ کی آبپاشی کا کیا انتظام ہوا سو خدا تعالی نے اسی غم کے دور کرنیکے لیے استغفار کا حکم دیا کیونکہ لغت مین ایسے ڈہانکنے کو کہتے ہین جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے اسی لئے **مغفر** جو خود کے معنی رکہتا ہے اسی سے نکالا گیا ہے اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گنہ کا اندیشہ

✱ **حاشیہ** خدا تعالی نے قران کریم مین صحابہ کو مخاطب کیا کہ مین نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ ای نبی آج مین نے قرآن کو کامل کر دیا اِسمین حکمت یہ ہے کہ تا ظاہر ہو کہ صرف قران شریف کی تکمیل نہین ہوئی بلکہ اُن کی تکمیل ہو گئی کہ جنکو قران پونچایا گیا اور رسالت کی علت غائی کمال تک پونچگئی منہ

✱ حاشیہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ کے دل مین نہایت درجہ کا یہ جوش تہا کہ مین اپنی زندگی میں اسلام کا زمین پر پہیلنا دیکھہ لون اور یہ بات بہت ہی ناگوار تہی کہ حق کو زمین پر قایم کرنے سے پہلے سفر آخرت پیش آوے سو خدا تعالی اس

ہے خدا تعالی اس بلا یا اُس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے اور ڈھانکے رکھے سو اس استغفار کے ضمن مین یہ وعدہ دیا گیا کہ اس دین کے لیئے غم مت کہا خدا تعالی اُسکو ضایع نہین کریگا اور ہمیشہ رحمت کے ساتھہ اُسکی طرف رجوع کرتا رہیگا اور اُن بلاؤن کو روک دیگا جو کسی ضعف کے وقت عاید حال ہو سکتی ہین۔

اکثر **نادان عیسائی** مغفرت کی سچی حقیقت نا دریافت کرنیکی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہین کہ جو شخص مغفرت مانگے وہ فاسق اور گنہگار ہوتا ہے مگر مغفرت کے لفظ پر خوب غور کرنیکے بعد صاف طور پر سمجھ آجاتا ہے کہ فاسق و بدکار وہی ہے جو خدا تعالی سے مغفرت نہین مانگتا کیونکہ جبکہ ہر ایک کو سچی پاکیزگی اُسی کیطرف سے ملتی ہے اور وہی نفسانی جذبات کے طوفان سے محفوظ اور معصوم رکھتا ہے تو پھر خدا تعالی کے راستباز بندونکا ہر ایک طرفۃ العین مین یہی کام ہونا چاہیئے کہ وہ اس حافظ اور عاصم حقیقی سے مغفرت مانگا کرین۔ اگر ہم جسمانی عالم مین مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کرین تو ہمین اس سے بڑھکر اور کوئی مثال نہین ملسکتی کہ مغفرت اُس مضبوط اور ناقابل بند کیطرح ہے جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کیلیئے بنایا جاتا ہے پس چونکہ تمام زور تمام طاقتین خدا تعالی کیلیئے مسلم ہین اور انسان جیسا کہ جسم کے رو سے کمزور ہے روح کے رو سے بھی ناتوان ہے اور اپنے شجرہ پیدائش کیلیئے ہر یک وقت اس لازوال ہستی سے آبپاشی چاہتا ہے جس کے فیض کے بغیر یہ جی ہی نہین سکتا اسلیئے استغفار مذکورہ معانی کے رو سے اسکے لازم حال پڑا ہے اور جیسا کہ چارونطرف درخت اپنی ٹہنیان چھوڑتا ہے گویا اردگرد کے چشمہ کی طرف اپنے ہاتھون کو پھیلاتا ہے کہ اے چشمہ میری مدد کر اور میری سرسبزی مین کمی نہ ہونے دے اور میرے پھلون کا وقت ضایع ہونیسے بچا یہی حال راستبازون کا ہے۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کیلیئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جسکو قران کریم دوسرے لفظون مین استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قران شریف کو سوچو اور غور سے پڑھو استغفار کی اعلی حقیقت پاؤ گے اور ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ **مغفرت** لغت کے رو سے ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہین جس سے کسی آفت سے بچنا مقصود ہو مثلاً پانی درختون کے حق مین ایک مغفرت کرنیوالا عنصر ہے یعنی اُس کے عیبون کو ڈھانکتا ہے یہ بات سوچ لو کہ اگر کسی باغ کو برس دو برس پانی نہ ملے تو اُسکی کیا شکل نکل آئیگی کیا یہ سچ نہین کہ اُسکی خوبصورتی بالکل دور ہو جائیگی اور سرسبزی اور خوشنمائی کا نام و نشان نہین رہیگا اور وہ وقت پر کبھی پھل نہین لائیگا......

اور اندر ہی اندر جل جائیگا اور پہول بہی نہین آئینگے بلکہ اُس کے سبز سبز اور نرم نرم لہلہاتی ہوئی پتے چند روز ہی مین خشک ہوکر گر جائین گے اور خشکی غالب ہوکر مجذوم کیطرح آہستہ آہستہ اُسکے تمام اعضا گرنے شروع ہو جائینگے یہ تمام بلائین کیون اُسپر نازل ہونگی؟ اسوجہ سے کہ وہ پانی جو اُسکی زندگی کا مدار تہا اُسنے اُسکو سیراب نہین کیا اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

یعنے پاک کلمہ پاک درخت کی مانند ہے پس جیسا کہ کوئی عمدہ اور شریف درخت بغیر پانی کے نشو و نما نہین کر سکتا اسی طرح راستباز انسان کے کلمات طیبہ جو اُسکے منہہ سے نکلتے ہین اپنی پوری سرسبزی دکہلا نہیں سکتے اور نہ نشو و نما کر سکتے ہین جبتک وہ پاک چشمہ اُنکی جڑہون کو استغفار کے نالے مین بہکر تر نہ کرے سو انسان کی **روحانی** زندگی **استغفار** سے ہی جس کے نالے مین ہوکر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑہون تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنیسے بچالیتا ہے جس **مذہب** مین اس **فلسفہ** کا ذکر نہین وہ مذہب خدا تعالی کیطرف سے ہرگز نہین اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے منہہ پہیرا ہے وہ ہرگز خدا تعالی کیطرف سے نہین اور ایسا آدمی خدا تعالے سے نہین **بلکہ شیطان** سے نکلا ہے کیونکہ **شیط** مرنے کو کہتے ہیں۔ پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لیئے اُس **حقیقی چشمہ** کو اپنی طرف کہینچنا نہین چاہا اور استغفار کے نالے کو اُس چشمہ سے لبالب نہین کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنیوالا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے ہر یک **متکبر** جو اُس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہین چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کیطرح ہلاک ہوگا کوئی راستباز نبی دنیا مین نہین آیا جس نے استغفار کی حقیقت سی منہہ پہیرا اور اُس حقیقی چشمہ سی سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہان سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولی ختم المرسلین فخر الاولین و الآخرین **محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اسلیئے خدا نے اُنکو اُنکے تمام ہم منصبون سی زیادہ سرسبز اور معطر کیا

پہر ہم اپنے پہلے مقصد کیطرف عود کر کے لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **نبوت** اور قران کریم کی حقانیت پر اس دلیل سی نہایت اعلی و اجلی ثبوت پیدا ہوتا ہے ...

کہ آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام ایسے وقت مین دنیا مین بہیجے گئے کہ جب دنیا زبان حال سے ایک عظیم الشان **مصلح** کو مانگ رہی تہی اور پہر نہ مرے اور نہ مارے گئے جبتک کہ راستی کو زمین پر قایم نہ کردیا ☩ جب نبوت کے ساتہہ ظہور فرما ہوئے تو آتے ہی **اپنی ضرورت دنیا پر ثابت کردی** - اور ہر یک قوم کو انکے شرک اور ناراستی اور مفسدانہ حرکات پر ملزم کیا جیسا کہ قران کریم اس سے بہرا ہوا ہے مثلاً اسی آیت کو سوچکر دیکہو جو اللہ تعالی فرماتا ہے تَبَارَكَ الَّذِي

☩ **حاشیہ** اس جگہ بظاہر ایک اعتراض ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ایک **بُت پرست** کہے کہ گو ہم قبول کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ سے بت پرستی کا استیصال ہوا لیکن ہم یہ قبول نہیں کرتے کہ بت پرستی درحقیقت بری تہی بلکہ ہم کہتے ہین کہ یہی راہ راست تہا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکدیا پس اس سے لازم آیا کہ آپ نے دنیا کی اصلاح نہ کی بلکہ صلاحیت کی راہ کو معدوم کردیا ایسا ہی اگر ایک **مجوسی** کہے کہ یہ تو مین مانتا ہون کہ درحقیقت آنحضرت نے آتش پرستی کی رسم کو نابود کردیا اور آفتاب پرستی کا بہی نام و نشان کہودیا مگر مین یہ بات نہین مانونگا کہ یہ کام اچہا کیا بلکہ وہی سچی راہ تہی جسکو مٹادیا ایسا ہی اگر ایک **عیسائی** کہے کہ گو مین مانتا ہون کہ آنحضرت صلعم سے عیسائی عقیدہ کی بنیاد اکہیڑدی مگر مین اس بات کو اصلاح کی مد مین داخل نہین کرسکتا کہ جو عیسیٰ اور اسکی والدہ کی پرستش سے منع کیا گیا اور صلیبون اور تصویرون کو توڑدیا گیا یہ کار خیر تہا بلکہ وہی راہ اچہی تہی جسکی مخالفت کی گئی اسی طرح اگر **قمار باز** اور شراب خوار اور زانی اور لڑکیون کو قتل کرنیوالے اور بخیل اور بیجا خرچ کرنے والے اور طرح طرح کے ظلمون اور خیانتون کو پسند کرنیوالے اور چور اور اُچکے اور دہاڑوی اپنے اپنے دلایل پیش کرین اور کہین کہ اگرچہ ہم قبول کرتے اور مانتے ہین کہ اسلام مین ہمارے فرقون کا بہت ہی عمدہ تدارک کیا گیا ہے اور ہزارہا چورون کو سخت سخت سزائین دیکر اکثر زمین کے حصہ سے اُن کا شور و شر مٹادیا لیکن ہماری دانست مین اُن پر ناحق ظلم کیا گیا وہ جان مارکر چوری کرتے اور خود خطرہ مین پڑکر ڈاکہ مارتے تہے پس اُن کا مال اسقدر محنت کے بعد حلال کے ہی حکم مین تہا ناحق اُنکو ستایا گیا اور ایک پرانی رسم جو عبادت مین داخل تہی مٹادی سو اِن سب فرقون کا جواب یہ ہے کہ یون تو کوئی شخص بہی ان فرقون مین سے اپنے منہہ سے اپنی تئین قصوروار نہین ٹہیرائیگا لیکن بعض اُنکے بعض پر گواہ ہین مثلاً ایک شخص رام چند اور کرشن جی کا پوجا کرنیوالا اور

نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا … یعنی وہ بہت برکت والا ہی جس نے قرآن شریف کو اپنے بندے پر اس غرض سے اتارا کہ تمام جہان کو ڈرانیوالا ہو یعنی تا انکی بدراہی اور بدعقیدگی پر انکو متنبہ کرے پس یہ آیت بصراحت اس بات پر دلیل ہے کہ قرآن کا یہی دعوی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت مین تشریف لائی تہے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومین بگڑ چکی تہین اور مخالف قومون نے اس دعوی کو نصف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقرارون سے مان لیا ہی۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت

بقیہ حاشیہ ان کو خدا ٹہیرانے والا اس بات پر کبھی راضی نہ ہوگا کہ وہ رامچندر اور کرشن کو انسان محض قرار دے بلکہ بار بار اسی بات پر روز دیگا کہ ان دونون بزرگون مین پرم آتما کی جوت تہی اور وہ باوجود انسان ہونیکے خدا بہی تہے اور اپنے اندر ایک جہت مخلوقیت کی رکہتے تہے اور ایک جہت خالقیت کی اور مخلوقیت انکی حادث تہی اور ایسا ہی مخلوقیت کے عوارض بہی یعنی مرنا اور دکھ اٹہانا یا کہانا پینا سب حادثات تہی مگر خالقیت انکی قدیم ہے اور خالقیت کی صفات بہی قدیم **لیکن** اگر انکو کہا جائے کہ اے بہلے مانسو اگر یہی بات ہے تو **ابن مریم** کی خدائی کو بہی مان لو اور بیچارے عیسائی جو دن رات یہی سیاپا کر رہی ہین۔ انکی بہی تو کچہ خاطر رکہو کہ چون آب از سر گذشت چہ نیزہ چہ بالشت۔ تب وہ حضرت مسیح کی اسقدر بدتہذیبی سے تکذیب کرتے ہین کہ خدائی تو بہلا کون مانے اس غریب کو نبوت کے بہی جواب دیتے ہین بلکہ بسا اوقات گالیون تک نوبت پہنچاتے ہین اور کہتے ہین کہ اس کو سری مہاراج برہم مورت رامچندر جی اور کرشن گوپال رودر سے کیا نسبت وہ تو ایک آدمی تہا جس نے پیغمبری کا جہوٹا دعوی کیا۔ کہان شری مہاراج کرشن جی اور کہان عیسٰی مریم کا پوتر۔ اور عجیب کہ اگر عیسائیون کے پاس ان دونون مہاتما اوتارون کا ذکر کیا جائے تو وہ بہی انکی خدائی نہیں مانتے بلکہ بے ادبی سے باتین کرتے ہین حالانکہ دنیا مین خدائی کی پہلے پہل بنا ڈالنے والے یہی دونون بزرگ ہین اور چہوٹے چہوٹے خداؤن کے **مورث اعلی** اور ابن مریم وغیرہ اور انکی شاخین ہین اور عیسائی مسیح کے خدا بنانے مین انہین لوگون کے نقش قدم پر چلے ہین جنہون نے ان مہاتماؤن کو خدا بنایا جیسا کہ قرآن کریم اسی کیطرف اشارہ کرتا ہے دیکھو آیت

قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ یُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ۔ الجزو نمبر ۱۰

صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت مین آئے تھے جسوقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہیئے پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہین کہ آنجناب صلعم کسوقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمین خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت مین بلانیکا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے یعنی اسوقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانون کے لیئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہو گیا اور جو کچھہ ضروریات

بقیہ حاشیہ یعنی یہود نے کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور عیسایون نے کہا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ سب انکے منہہ کی باتین ہین یہ لوگ اُن لوگون کی ریس کرتے ہین جو اُن سے پہلے بعض انسانون کو خدا بناکر کافر ہو گئے۔ خدا کے مارون نے کہان سے کہان پلٹا کہایا سو یہ آیت صریح ہندیون اور یونانیون کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور تبلا رہی ہے جو پہلے انسانون کو انہین لوگون نے خدا قرار دیا پھر عیسایون کی بدقسمتی سے یہ اصول اُن تک پہونچ گئے تب اُنہون نے کہا کہ ہم اُن قومون کے کیون پیچھے رہین اور اُن کی بدبختی سے توریت مین پہلے سے یہ محاورہ تھا کہ انسانون کو بعض مقامات مین خدا کے بیٹے قرار دیا تھا بلکہ خدا کی بیٹیان بھی بلکہ بعض گذشتہ لوگون کو خدا بھی کہا گیا تھا اِس عام محاورہ کے لحاظ سے مسیح پر بھی انجیل مین ایسا ہی لفظ بولا گیا پس وہی لفظ نادانون کیلئے زہر قاتل ہو گیا۔ تمام **بائبل** دہائی دے رہی ہے کہ یہ لفظ ابن مریم سے کچھہ خاص نہین ہر یک نبی اور راستباز پر بولا گیا ہے بلکہ **یعقوب نخست زادہ** کہلایا ہے مگر بدقسمت انسان جب کسی پیچ مین پہنس جاتا ہے تو پھر اس سے نکل نہیں سکتا پھر عجیب تر یہ کہ جو کچھہ مسیح کی خدائی کے لیئے قواعد بیان کیئے گئے ہین کہ وہ خدا بھی ہے انسان بھی یہ تمام قواعد کرشن اور رامچندر کیلئے ہندؤن کی کتابون مین پہلے سے موجود ہین اور اس نئی تعلیم سے ایسے مطابق پڑے ہین کہ ہم بجز اسکے اور کوئی بھی رائے ظاہر نہیں کر سکتے کہ تمام ہندؤن کے عقیدون کی نقل کیگئی ہے ہندؤن مین **ترے مورتی** کا بھی عقیدہ تھا جس سے برہما۔ بشن۔ مہادیو کا مجموعہ مراد ہے سو **تثلیث** ایسے عقیدے کا عکس کہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر عجیب بات یہ ہے کہ جو کچھہ مسیح کے خدا بنانے کیلیئے اور عقلی اعتراضون سے بچنے کیلیئے **عیسائی** لوگ جوڑ توڑ کر رہے ہین اور مسیح کی انسانیت کو خدائی کے ساتھہ ایسے طور سے پیوند دی رہی ہین جس سے

دین مین نازل ہونا تہا وہ سب نازل ہوچکا اور نہ صرف یہی بلکہ یہ خبر ہی دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدین بہی کمال کو پہنچ گئین اور جوق درجوق لوگ دین اسلام مین داخل ہوگئے اور یہ آیتین بہی نازل ہوگئین کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقوے کو اُن کے دلون مین لکہدیا اور فسق وفجور سے اُنہین بیزار کردیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہوگئے اور ایک بہاری تبدیلی اُنکے اخلاق اور چلن اور روح مین

اُنکی غرض یہ ہے کہ کسی طرح عقلی اعتراضون سے بچ جائین اور پہر بہی وہ کسی طرح بچ نہین سکتے اور آخر اسرار الٰہی مین داخل کرکے پیچہا چہوڑاتے ہین بعینہ **یہی نقشہ** ان ہندون کا ہے جو رامچندر اور کرشن کو **ایشر** قرار دیتے ہین یعنی وہ ہی بعینہ وہی باتین سناتے ہین جو عیسائی سنایا کرتے ہین اور جب ہر ایک پہلو سے عاجز آجاتے ہین تب کہتے ہین کہ یہ ایک **ایشر کا بہید** ہے اور اُنہین پر کہلتا ہے جو **جوگ** کماتے اور دنیا کو تیاگتے اور تپسیا کرتے ہین لیکن یہ لوگ نہین جانتے کہ یہ بہید تو اُسی وقت کہل گیا جبکہ ان **جہوٹے خداؤن** نے اپنی خدائی کا کوئی ایسا **نمونہ** نہ دکہلایا جو انسان نے نہ دکہلایا ہو۔ سچ ہے کہ گرنتہون مین یہ قصے بہرے پڑے ہین کہ اُن **اوتارون** نے بڑی بڑی شکتی کے کام کئے ہین۔ مردے جلائے اور پہاڑون کو سر پر اٹہا لیا لیکن اگر ہم ان کہانیون کو **سچ** مان لین تو یہ لوگ خود قائل ہین کہ بعض ایسے لوگون نے بہی کرشمے دکہلائے جنہون نے خدائی کا دعوی نہین کیا مثلاً ذرا جگہ کو دیکہہ لو کہ کیا مسیح کے کام **موسیٰ** کے کامون سے بڑہکر تہے بلکہ مسیح کے نشانون کو تو **تالاب** کے قصہ نے خاک مین ملادیا کیا آپ لوگ **معجزہ نما** تالاب سے واقف نہین جو اُسی زمانہ مین تہا اور کیا **اسرائیل** مین ایسے نبی نہین گذرے جن کے بدن کے چہونے سے **مردے** زندہ ہوئے پہر خدائی کی شیخی مارنے کیلئے کونسی وجوہات ہین **جائے شرم** !!!

اور اگرچہ ہندؤن نے اپنے اوتارون کی نسبت شکتی کے کام بہت لکہے ہین اور خواہ نخواہ اُن کو پرمیشر ثابت کرنا چاہا ہے مگر وہ قصے بہی عیسائیون کے بیہودہ قصون سے کچہ کم نہین ہین اور اگر فرض بہی کرین کہ کچہ اُن مین صحیح بہی ہے تب بہی عاجز انسان جو ضعف اور ناتوانی کا خمیرہ رکہتا ہے پرمیشر نہین ہوسکتا اور احیا حقیقی تو خود باطل اور الٰہی کتابون کے مخالف ہان اعجازی احیاء

واقع ہوگئی تب ان تمام باتون کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جسکا ماحصل یہی ہی کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہوگئے اور اسلام دلون پر فتحیاب ہوگیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دیدیا کہ یہ سورت میری وفات کیطرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اُس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکہا اور ہزارہا لوگون کی حاضری مین ایک اونٹنی پر سوار ہوکر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو!

جسمین دنیا کیطرف رجوع کرنا اور دنیا مین پہر آباد ہونا نہین ہوتا ممکن تو ہے مگر خدائی کی دلیل نہیں کیونکہ اس کے مدعی علم ہین مردون سے باتین کرا دینے والے بہت گذرے ہین مگر بطریق **کشف** قبور کے قسم مین سے ہی۔ ہان ہندون کو عیسائیون پر ایک فضیلت بیشک ہی اسکے بلاشبہ ہم قائل ہین اور وہ یہ ہے کہ وہ بندون کو خدا بنانے مین عیسائیون کے **پیشرو** ہین انہین کے ایجاد کی عیسائیون نے بہی پیروی کی ہم کسی طرح اس بات کو چہپا نہین سکتے کہ جو کچہہ عیسائیون نے عقلی اعتراضون سے بچنے کیلئے باتین بنائی ہین یہ باتین انہون نے اپنے دماغ سے نہین نکالین بلکہ شاسترون اور گرنتہون مین سے چورائی ہین یہ تمام **توده طوفان** پہلے ہی سے برہمنون نے **کرشن اور رامچندر** کیلئے تیار کہا تہا جو عیسائیون کے کام آیا پس یہ خیال بدیہی البطلان ہے کہ شاید ہندون نے عیسائیون کی کتابون سے چرایا ہے کیونکہ انکی یہ تحریرین اس وقت کی ہین کہ جب حضرت عیسیٰ کا وجود بہی دنیا مین نہین تہا پس ناچار ماننا پڑا کہ چور عیسائی ہی ہین چنانچہ لوٹ صاحب بہی اس بات کے قائل ہین کہ تثلیث افلاطون کے لیئے ایک غلط خیال کی پیروی کا نتیجہ ہے مگر اصل یہ ہے کہ یونان اور ہند اپنے خیالات مین سراپا مقابلہ کے طرح تہی قریب قیاس یہ ہے کہ یہ شرک کے انبار پہلے ہند سے **وید ودیا** کی صورت مین یونان مین گئے پہر وہان سے نادان عیسائیون نے چورا چورا کر انجیل پر حاشیے چڑہائے اور اپنا نامۂ اعمال درست کیا"

اب ہم اصل مضمون کیطرف توجہ کرکے لکہتے ہین جبکہ ان تمام فرقون مین سے ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا مکذب ہے تو اسمین کچہہ شک نہین کہ ہر ایک اُن مین سے اپنی رائے مین دنیا کی صلاح اس بات مین دیکہتا ہے کہ اُس کے مخالف فرقہ کا اعتقاد نابود ہو اور اس بات کا قائل ہے کہ اُسکے

اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کیطرف سے یہ حکم ملا تہے کہ تا مین سب احکام تمہین پونچاؤن پس کیا تم گواہی دیسکتے ہو کہ یہ سب باتین مینے تمہین پہنچا دین۔ تب ساری قوم نے باواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ اے خدا ان باتون کا گواہ رہ! اور پھر فرمایا کہ تمام تبلیغ اسلئے مکرر کیگئی کہ شاید آئندہ سال مین تمہاری

نتیجہ

مخالف کا عقیدہ نہایت خراب اور غیر صحیح ہے پس جبکہ ہر یک فرقہ اپنے مخالفین پر نظر ڈالکر اس خرابی کو مان رہا ہے تو اس صورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین ہر یک فرقہ کو بالضرورت اقرار کرنا پڑا ہے کہ درحقیقت آپ کے ہاتھ سے دنیا کی عام اصلاح ظہور مین آئی اور آپ درحقیقت **مصلح اعظم** تھے۔ ماسوائے اسکے ہر یک فرقہ کے محقق اس بات کا اقرار رکھتے ہین کہ درحقیقت اُن کے مذہب کے لوگ سخت بدچلنی اور بدراہیون مین مبتلا ہو گئے تھے چنانچہ اُس زمانہ کی بدچلنی اور خراب حالت کے بارے مین پادری فنڈل **میزان الحق** مین اور محقق **پورٹ** اپنی کتاب مین اور پادری **جیمس کیمرن لیس** اپنے لکچر مطبوعہ مئی ۱۸۸۲ء مین اسی بات کے قایل ہین ماسوائے اسکے حقیقی نیکی اور راہ راست کو پہچاننے والے جانتے ہین کہ یہ تمام فرقے ایک تاریکی کے گڑھے مین پڑے ہوئے ہین اور اُن خداؤن مین سے کوئی بھی واقعی اور سچا خدا نہین جن لوگون کو اِن نادانون نے خدا سمجھ رکھا ہے کیونکہ واقعی طور پر خدا ہونیکی یہ نشانی تھی کہ اُس کی عظمت اور جلال اس کی واقعات زندگی سے ایسی طور سے ظاہر ہوتی ہو جیسا کہ آسمان اور زمین ایک سچے اور جلیل خدا کی عظمت ظاہر کر رہا ہے مگر ان عاجز اور مصیبت زدہ خداؤن مین یہ نشانی قطعاً مفقود ہے کیا عقل سلیم اس بات کو قبول کریگی کہ ایک مرنیوالا اور خود کمزور کسی پہلو سے خدا بھی ہے حاشا وکلا ہرگز نہین بلکہ سچا خدا وہی خدا ہے جسکی غیر متبدل صفات قدیم سے آئینہ عالم مین نظر آرہی ہین اور جسکو اِن باتون کی حاجت نہین کہ کوئی اُسکا بیٹا ہو اور خودکشی کرے۔ تب لوگون کو اُس سے نجات ملے بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے جو حدوث اور بناوٹ سے پاک ہے جس پر چلنے والے حقیقی نجات کو اور اُس کے ثمرات کو اسی دنیا مین پا لیتے ہین اور اُسکے سچے نمونے اپنے اندر دیکھتے ہین

+نوٹ یہ اقرار پنڈت دیانند نے بھی اپنی ستیارتھ پرکاش مین کیا ہے اور پنڈت جی قائل ہین کہ آریہ ورت اس زمانہ مین سورتی پوجن مین غرق تھا

ساتھہ نہین ہون گا اور پہر دوسری مرتبہ تم مجھے اس جگہہ نہین پاؤگے تب مدینہ مین جاکر دوسری سال میں فوت ہوگئے اللہم صل علیہ وبارک وسلم درحقیقت یہ تمام اشارات قران شریف ہی سے مستنبط ہوتے ہین جسکی تصدیق اسلام کی متفق علیہ تاریخ سے بتفصیل تمام ہوتی ہے۔

اب کیا دنیا مین کوئی عیسائی یا یہودی یا آریہ اپنے کسی ایسے مصلح کو بطور نظیر پیش کرسکتا ہے

یعنی وہ سچا طریق یہی ہے کہ الہی منادی کو قبول کرکے اُس کے نقش قدم پر ایسا چلین کہ اپنی نفسانی ہستی سے مرجائین اور اسی طرح لہضے لیئے آپ فدیہ دین اور یہی طریق ہے جو خدا تعالی نے ابتدا سے حق کے طالبون کی فطرت مین رکہا ہے اور قدیم سے اور جب سے کہ انسان بنایا گیا ہے اِس روحانی قربانی کا سامان اُس کو عطا کردیا گیا ہے اور اُسکی فطرت اس سامان کو اپنے ساتھہ لائی ہے اور اسی پر متنبہ کرنیکے لیئے ظاہری قربانیان بہی رکہی گئین یہ وہ واقعی حقیقت ہے جسکو کوتہ اندیش اور بدقسمت ہندوؤن اور عیسائیون نے نہین سمجہا اور روحانی حقیقتون پر غور نہین کی اور نہایت بد اور مکروہ اور تاریک خیالات مین پڑگئے مینے کسی چیز پر ایسا تعجب نہین کیا جیسا کہ ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتا ہون کہ جو کامل اور زندہ اور حی و قیوم خدا کو چہوڑکر ایسے بیہودہ خیالات کے پیرو ہین اور اُن پر ناز کرتے ہین۔

پہر ہم اصل مطلب کیطرف عود کرکے کہتے ہین کہ جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف ہے اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گذشتہ نبی کو نصیب نہین ہوا اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکہکر سوچے تو اُسے معلوم ہوگا کہ اُسوقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تہے اور کیونکر اُنکی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہوچکی تہی پہر نظر اٹہاکر دیکہے کہ قرآنی تعلیم نے جو اُنکے بالکل مخالف تہی کیسی نمایان تاثیرین دکہلائین اور کیسی ہر یک بداعتقادی اور ہر یک بدکاری کا استیصال کیا شراب کو جو ام الخبائث ہے دور کیا قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا دختر کُشی کا استیصال کیا اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تہین سب کی اصلاح کی ہان مجرمون نے اپنے جرمون کی سزائین بہی پائین جنکی پانیکے وہ سزادار تہے پس اصلاح کا امر ایسا امر نہین ہے جس سے کوئی انکار کرسکے

جس کا آنا ایک عام ارشاد ضرورت پر مبنی ہوا اور جانا اس غرض کی تکمیل کے بعد ہوا اور ان مخالفون کو اپنی ناپاک حالت اور بدعملیون کا خود اقرار ہو جنکی طرف وہ رسول بھیجا گیا ہو میں جانتا ہون کہ ثبوت بجز اسلام کے کسی کے پاس موجود نہین - ظاہر ہے کہ **حضرت موسیٰؑ** صرف فرعون کی سرکوبی کے لیئے اور اپنی قوم کو چھڑانے کیلئے اور نیز راہ راست دکھلانیکے لیئے آئی تہے ساری جہان کے فساد یا عدم فساد

اس جگہ یہ بہی یاد رہے کہ اس زمانہ کے بعض حق پوش پادریون نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ سے اس قدر اصلاح ہوئی کہ اسکو کسی طرح چھپا نہین سکتے اور اسکی مقابل پر جو مسیح نے اپنے وقت مین اصلاح کی وہ ہیچ ہے تو ان پادریون کو فکر پڑی کہ گمراہون کو رو باصلاح کرنا اور بدکارون کو نیکی کے رنگ مین لانا جو اصل نشانی سچے نبی کی ہے وہ جیسا اکمل اور اتم طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئی مسیح کی اصلاح مین کوئی بہی اسکی نسبت نہیں پائی جاتی تو انہون نے اپنے دجالی فریبون کے ساتہہ آفتاب پر خاک ڈالنا چاہا تو ناچار جیسا کہ پادری جیمس کیمرن لیس نے اپنے لکچر مین شایع کیا ہے جاہلون کو اس طرح پر دہوکا دیا کہ وہ لوگ پہلے سے صلاحیت پذیر ہونیکے مستعد تہے اور بت پرستی اور شرک انکی نگاہون مین حقیر ٹہیر چکا تہا لیکن اگر ایسی رائے ظاہر کرنیوالے اپنے اس خیال مین سچے ہین تو انہین لازم ہے کہ اپنے اس خیال کی تائید مین ویسا ہی ثبوت دین جیسا کہ قرآن کریم انکے مخالف ثبوت دیتا ہے یعنی فرماتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور ان سب کو مردے قرار دیکر انکا زندہ کیا جانا محض اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور جابجا کہتا ہے کہ وہ ضلالت کے زنجیرون مین پہنسے ہوئے تہے ہم نے ہی انکو رہائی دی وہ اندہے تہے ہم ہی نے انکو سوجاکہا کیا وہ تاریکی مین تہے ہم نے ہی نور بخشا اور یہ باتین پوشیدہ نہین کہین بلکہ قران شریف ان سب کے کانون تک پونچا اور انہون نے ان بیانات کا انکار نہ کیا اور کبہی یہ ظاہر نہ کیا کہ ہم تو پہلی ہی سے مستعد تہے قران کا ہمپر کچھہ احسان نہین پس اگر ہمارے مخالفون کے پاس کوئی مخالفانہ تحریر اپنے بیان کی تائید مین ایسی ہو جو قران کریم کے ہم پہلو تیرہ سو برس [۱۳۰۰] سے چلی آتی ہو تو وہ پیش کردین ورنہ ایسی باتین صرف عیسائی سرشت کا افترا ہے اس سے زیادہ نہیں یہ تو

کی انکو کچھ غرض نہین تھی اور یہ تو سچ ہے کہ فرعون کے ہاتھ سے انہون نے اپنی قوم کو چھڑا دیا مگر شیطان کے ہاتھ سے چھڑا نہ سکے اور نیز وعدہ کے ملک تک انکو پہنچا نہ سکے اور انکے ہاتھ سے بنی اسرائیل کو تزکیہ نفس نصیب نہین ہوا اور بار بار نافرمانیان کرتے رہے یہانتک کہ حضرت موسیٰ فوت ہو گئے اور انکا وہی حال تھا اور حضرت مسیح کے حواریون کی حالت خود انجیل سے ظاہر ہے حاجت تصریح نہین اور یہ بات کہ یہودی جن کے لئے حضرت مسیح نبی ہو کر آئے تھے کس قدر انکی زندگی مین ہدایت پذیر ہو گئے تھے یہ بھی ایک ایسا امر ہے کہ کسی پر پوشیدہ نہین بلکہ اگر حضرت مسیح کی نبوت کو اس معیار سے جانچا جائے تو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انکی نبوت اس معیار کی رو سے کسی طرح ثابت نہین ہو سکتی کیونکہ اول نبی کے لئے ضروری ہے

تعلیم مسیح

جمیس کا قول ہے کہ جو کتاب مذاہب عالم مین شائع ہوا ہے مگر بعض عیسائی پادریون نے اس سے بڑہکر حقیقت نہمی کا جوہر دکھلایا ہے وہ کہتے ہین کہ درحقیقت اصلاح کچھ چیز ہی نہین اور نہ کبھی کسی کی اصلاح ہوئی توریت کی تعلیم اصلاح کیلئے نہین تھی بلکہ اس ایما کے لئے کہ گنہگار انسان خدا کے احکام پر چل نہین سکتا اور انجیل کی تعلیم بھی اسی مدعا سے تھی ورنہ طمانچہ کھا کر دوسری گال بھی پھیر دینا نہ کبھی ہوا نہ ہو گا اور کہتے ہین کہ کیا مسیح کوئی جدید تعلیم لیکر آیا تھا اور پھر آپ ہی جواب دیتے ہین کہ انجیل کی تعلیم تو پہلے ہی سے توریت مین موجود تھی اور بائبل کے متفرق مقامات جمع کر نیسے انجیل بن جاتی ہے پھر مسیح کیون آیا تھا؟ اس کا جواب دیتے ہین کہ صرف خودکشی کے لئے مگر تعجب کہ خودکشی سے بھی مسیح نے جی چرایا اور ایلی ایلی لما سبقتنی منہہ پر لایا پھر یہ بھی تعجب کا مقام ہے کہ زید کی خودکشی سے بکر کو کیا حاصل ہو گا اگر کسی کا کوئی عزیز اسکے گھر مین بیمار ہو اور وہ اس کے غم سے چھری مار لے تو کیا وہ عزیز اس نابکار حرکت سے اچھا ہو جائیگا یا اگر کسی کے بیٹے کو درد قولنج ہے تو اسکا باپ اسکے غم مین اپنا سر پتھر سے پھوڑ لے تو کیا اس احمقانہ حرکت سے بیٹا اچھا ہو جائیگا اور یہ بھی سمجھ نہین آتا کہ زید کوئی گناہ کرے اور بکر کو اسکے عوض سولی پر کھینچا جائے یہ عدل ہے یا رحم کوئی عیسائی ہمکو بتلا دے۔ ہم اس کے اقراری ہین کہ خدا کے بندون کی بھلائی کیلئے جان دینا یا جان دینے کیلئے مستعد ہونا ایک اعلیٰ اخلاقی حالت ہے لیکن سخت حماقت ہے ہو گی کہ خودکشی کی بیجا حرکت کو اس مد مین داخل کیا جائے ایسی خودکشی تو سخت حرام ہے اور نادانون اور بیوقوفون کا کام ہے جان فشانی کا پسندیدہ طریق اس کامل مصلح کی لائف مین چمک رہا ہے جسکا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے منہ

✢ نوٹ عیسائی کفارہ پر بہت ناز رکھتے ہین مگر عیسائی تاریخ کے واقف اس سے بیخبر نہین کہ مسیح کی خودکشی سے پہلے جو عیسائیون کے زعم مین ہے تھوڑے بہت عیسائی نیک چلن تھے مگر خودکشی کے بعد تو عیسائیون کی بدکاریون کا بند ٹوٹ گیا کیا یہ کفارہ کی نسل جو اب یورپ میں موجود ہے اپنے چال و چلن مین ان لوگون سے مشابہ ہے جو کفارہ سے پہلے مسیح کے ساتھ پھرتی تھی ۔ منہ

کہ اُسنے ثابت کیا ہو کہ جب فی الواقعہ اس اُمت کی حالت دینداری تباہ ہو گئی ہو جسکی طرف وہ بہیجا گیا ہے لیکن حضرت مسیح یہود کو ایسا الزام کوئی بہی نہین دیسکتے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اُنہون نے اپنے اعتقاد بدل ڈالے ہین یا وہ چور اور زناکار اور قمار باز وغیرہ ہو گئے ہین یا انہون نے توریت کو چہوڑ کر کسی اور کتاب کی پیروی اختیار کر لی ہے بلکہ خود گواہی دی کہ فقیہ اور فریسی موسٰے کی گدی پر بیٹہے ہین اور نہ یہود نے اپنی بدچلنی اور بدکار ہونے کا اقرار کیا - پہر دوسرے سچے نبی کی سچائی پر یہہ بہاری دلیل ہوتی ہے کہ وہ کامل اصلاح کا ایک بہاری نمونہ دکہلا دے پس جب ہم اس نمونہ کو حضرت مسیح کی زندگی مین غور کرتے ہین اور دیکہنا چاہتے ہین کہ اُنہون نے کونسی اصلاح کی اور کتنے لاکہہ یا ہزار آدمی نے اُن کے ہاتہہ پر توبہ کی تو یہ خانہ بہی خالی پڑا ہوا نظر آتا ہے ہان باران حواری ہین مگر جب اِن کا اعمالنامہ دیکہتے ہین تو دل کانپ اُٹہتا ہے اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ کیسے تہے کہ اس قدر اخلاص کا دعوے کر کے پہر ایسی ناپاکی دکہلا دین جسکی نظیر دنیا مین نہین کیا تیس روپیہ لیکر ایک سچے نبی اور پیارے رہنما کو خونیون کے حوالہ کرنا حواری کہلانیکی یہی حقیقت تہی کیا لازم تہا کہ پطرس جیسا حواریون کا سردار حضرت مسیح کے سامنے کہڑے ہو کر اُن پر لعنت بہیجے اور چندروزہ زندگی کے لئے اپنے مقتدا کو اُس کے مونہہ پر گالیان دے کیا یہ مناسب تہا کہ حضرت مسیح کے پکڑے جانیکے وقت مین تمام حواری اپنا اپنا راہ لین اور ایک دم کے لئے بہی صبر نہ کرین جنکا پیارا نبی قتل کرنیکے لئے پکڑا جاوے ایسے لوگون کے صدق و صفا کے بہی نشان ہوا کرتے ہین جو حواریون نے اس وقت دکہلائے اُن کے گذر جانیکے بعد مخلوق پرستون نے باتین بنائین اور آسمان پر چڑہا دیا مگر جو کچہہ انہون نے اپنی زندگی مین اپنا ایمان دکہلایا وہ باتین تو اب تک انجیلون مین موجود ہین غرض وہ دلیل جو نبوت اور رسالت کے مفہوم سے ایک سچے نبی کے لئے قایم ہوتی ہے وہ حضرت مسیح کے لئے قایم نہین ہو سکی اگر قرآن شریف اِن کی نبوت کا بیان نہ کرتا تو ہمارے لئے کوئی بہی راہ کہلی نہ تہی کہ ہم اُن کو سچے نبیون کے سلسلہ مین داخل کر سکین کیا جسکی یہ تعلیم ہو کہ مین ہی خدا ہون اور خدا کا بیٹا اور بندگی اور فرمانبرداری سے آزاد اور جس کی عقل اور معرفت صرف اس قدر ہو کہ میری خودکشی سے لوگ گناہ سے نجات پا جاوینگے ایسے آدمی کو ایک دم کیلئے بہی کہہ سکتے ہین کہ وہ دانا اور راہ راست پر ہے مگر الحمد للہ کہ قرآنی تعلیم نے ہمپر یہ کہولدیا کہ ابن مریم پر یہہ سب الزام جہوٹے ہین انجیل مین **تثلیث** کا نام و نشان نہین ایک عام محاورہ لفظ ابن اللہ کا جو پہلی کتابون مین آدم سے لیکر اخیر تک ہزارہا لوگون پر بولا گیا تہا وہی عام لفظ حضرت مسیح کے حق

مین انجیل مین آگیا پہر بات کا بتنگڑ بنایا گیا یہان تک کہ حضرت مسیح اسی بات کی بنیاد پر خدا ہی بن گئے حالانکہ نہ کبہی مسیح نے خدائی کا دعوے کیا اور نہ کبہی خودکشی کی خواہش ظاہر کی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ایسا کرتا تو راستبازون کے دفتر سے اسکا نام کاٹا جاتا۔ یہ بہی شکل سے یقین ہوتا ہے کہ ایسے شرمناک جہوٹہ کی بنیاد حواریون کے خیالات کی برگشتگی نے پیدا کی ہوگی کیونکہ گو انکی نسبت جیسا کہ انجیل مین بیان کیا گیا ہے یہ صحیح بہی ہو کہ وہ موٹی عقل کے آدمی اور جلد تر غلطی کہانیوالے تہے لیکن ہم اس بات کو قبول نہین کر سکتے کہ وہ ایک نبی کی صحبت یافتہ ہو کر ایسے بیہودہ خیالات کی جنس کو اپنی ہتیلی پر لیئے پہرتے تہے مگر انجیل کے حواشی پر نظر غور کرنے سے اصل حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ ساری چالبازی حضرت پولس کی ہے جس نے پولیٹیکل چالبازون کیطرح عمیق مکرون سے کام لیا ہے۔

غرض جس ابن مریم کی قرآن شریف نے ہمکو خبر دی ہے وہ اسی ازلی ابدی ہدایت کا پابند تہا جو ابتدا سے بنی آدم کے لیئے مقرر کیگئی ہے لہذا انکی نبوت کے لیئے قرآنی ثبوت کافی ہے گو انجیل کے رو سے کتنے ہی شکوک و شبہات انکی نبوت کے بارے مین پیدا ہون۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار

غلام احمد

انعامی اشتہار

ناظرین کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ملفوظات حضرت قطب الاقطاب قطب الدین منور قطب سوم ہانسوی قدس سرہ مسمی بہ سیر الضمائر و ضیاء البصائر اور تاریخ ہانسی مصنفہ شیخ قدیرا اور کتاب ذخیرہ آرام شاہی مصنفہ شاہ کریم احمد بخش چشتی ناگوری ان کتابون مین سے جو صاحب کسی کتاب کا پتہ لگا کر ہمکو پہنچا دین علاوہ قیمت کتاب بابت سیر الضمائر و ضیاء البصائر ۲۵ عـہ انعام دیا جاویگا اور بابت تاریخ ہانسی اور ذخیرہ آرام شاہی پندرہ پندرہ روپیہ انعام دیا جائیگا اور جو کوئی سیر الضمائر و ضیاء البصائر اور تاریخ ہانسی اور ذخیرہ آرام شاہی کا ٹہیک پتہ اور نشان دیدے کہ فلان کتبخانہ یا فلان شخص کے پاس موجود ہے تو اسکو پندرہ ۱۵ ۔ پندرہ ۱۵ روپیہ انعام دیا جائیگا اور جب ہمکو جو کتاب تینون کتابون مین سے ملجائیگی تو ہم اس کو ملنے کا اشتہار دیدینگے اس کے بعد اگر کوئی صاحب کسی کتاب کا پتہ دینگے تو وہ مستحق انعام نہ ہونگے۔

راقم سراج الحق جمالی نعمانی

از قادیان۔ گورداسپور پنجاب

نہ ہو سکے اور یہی وجہ تہی کہ عربی زبان کیطرف انکی پوری توجہ نہ تہی بلکہ ایک بخل تہا لہذا وہ حقیقت شناسی سے
محروم رہ گئے اب ہمین خدا تعالے کے مقدس اور پاک کلام قران شریف سے اس بات کی
ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور اُمّ الالسنہ جسکے لیئے پارسیون نے اپنی جگہ اور عبرانی والون نے اپنی جگہ اور
آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوی کئے کہ انہین کی وہ زبان ہی وہ عربی مبین ہے اور دوسری تمام دعویدار غلطی پر
اور خطا پر ہین اگرچہ ہم نے اس رائے کو سرسری طور پر ظاہر نہین کیا بلکہ اپنی جگہ پر پوری تحقیقات کر لی ہے
اور ہزارہا الفاظ سنسکرت وغیرہ کا مقابلہ کر کے اور ہر یک لغت کے ماہرون کی کتابون سے سُن کر اور خوب
عمیق نظر ڈالکر اس نتیجہ تک پہنچے ہین کہ زبان عربی کے سامنے سنسکرت وغیرہ زبانون مین کچھہ
بہی خوبی نہین پائی جاتی بلکہ عربی کے الفاظ کے مقابل اُن زبانون کے الفاظ لنگڑون لولون اندہون
بہرون مجذومون مبروصون کے مشابہ ہین جو فطری نظام کو بکلی کہو بیٹہے ہین اور کافی ذخیرہ
مفردات کا جو کامل زبان کیلئے شرط ضروری ہے اپنے ساتہہ نہین رکہتی لیکن اگر ہم آریہ صاحب
یا کسی پادری صاحب کی رائے مین غلطی پر ہین اور ہماری تحقیقات انکی رائے مین اس وجہ سے صحیح نہین ہے
کہ ہم ان زبانون سے ناواقف ہین تو اول ہماری طرف سے جواب یہ ہے کہ جس طرز سے ہمنے اس بحث کا فیصلہ کیا ہے
اُسمین کچھہ ضروری نہ تہا کہ ہم سنسکرت وغیرہ کے ملا اور انشا سے بخوبی واقف ہوجائین۔ ہمین صرف سنسکرت
وغیرہ کے مفردات کی ضرورت تہی سو ہم نے کافی ذخیرہ مفردات کا جمع کر لیا ہے اور پنڈتون اور یورپ
کے زبانون کے ماہرون کی ایک جماعت سے اِن مفردات کے معنون کی بہی جہانتک ممکن تہا تنقیح کر لی اور
انگریز محققون کی کتابون کو بہی بخوبی غور سے سن لیا اور ان باتون کو مباحثات مین ڈالکر بخوبی صاف کر لیا
اور پہر سنسکرت وغیرہ زباندانون سے مکرر شہادت لیلی جس سے یقین ہوگیا کہ درحقیقت ویدک سنسکرت وغیرہ
زبانین اُن خوبیون سی عاری اور بے بہرہ ہین جو عربی زبان مین ثابت ہوئین پہر دوسرا جواب یہ ہی کہ اگر
کسی آریہ صاحب یا کسی اور مخالف کو یہ تحقیقات ہماری منظور نہین تو انکو ہم بذریعہ اس اشتہار کے اطلاع دیتے
ہین کہ ہم نے زبان عربی کی **فضیلت** اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے دلایل اپنی اس کتاب مین
مبسوط طور پر لکہدئے ہین جو بہ تفصیل ذیل ہین۔

(۱) عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے۔

(۲) عربی اعلیٰ درجہ کی علمی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے جو فوق العادت ہین۔

(۳) عربی کا سلسلہ اطراد مواد اتم و اکمل ہے۔

(۴) عربی کی تراکیب مین الفاظ کم اور معانی زیادہ ہین۔

(۵) عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کہنیچنے کیلئے پوری پوری طاقت اپنے اندر رکہتی ہے۔

اب ہریک کو اختیار ہے کہ ہماری کتاب کے چہپنے کے بعد اگر ممکن ہو تو یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان مین ثابت کرے یا اس اشتہار کے پہنچنے کے بعد ہمین اپنے منشاء سے اطلاع دے کہ وہ کیونکر اور کس طور سے اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے یا اگر اُسکو ان فضائل مین کچہ کلام ہے یا سنسکرت وغیرہ کی بہی کوئی ذاتی خوبیان بتلانا چاہتا ہے تو بیشک پیش کر دیوے ہم غور سے اس کی بات کو سنین گے مگر چونکہ اکثر وہمی مزاج اس قسم کے بہی ہریک قوم مین پائے جاتے ہین کہ یہ خدشہ اُن کے دل مین باقی رہ جاتا ہے کہ شاید سنسکرت وغیرہ مین کوئی ایسے چہپے ہوئے کمالات ہون جو اُنہیں لوگون کو معلوم ہون جو اُن زبانون کی کتابون کو پڑہتے پڑہاتے ہین اس لئے ہم نے اس کتاب کے ساتہہ پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بہی شائع کر دیا ہے اور یہ پانچہزار روپیہ صرف کہنے کی بات نہین بلکہ کسی آریہ صاحب یا کسی صاحب کے درخواست کے آنے پر پہلے ہی ایسی جگہہ جمع کرا دیا جاویگا جس مین وہ آریہ صاحب یا اور صاحب بخوبی مطمئن ہون اور سمجہ لین کہ فتحیابی کی حالت مین بغیر حرج کے وہ روپیہ اُنکو وصول ہو جائیگا مگر یاد رہے کہ روپیہ جمع کرانیکی اُسوقت درخواست آنی چاہئے جبکہ تحقیق السنہ کی کتاب چہپکر شائع ہو جاوے اور جمع کرانیوالیکو اس امر کے بارے مین ایک تحریری اقرار دینا ہوگا کہ اگر وہ پانچہزار روپیہ جمع کرانیکے بعد مقابلہ سے گریز کر جاوے یا اپنی لاف و گزاف کو انجام تک نہ پہنچا سکے تو وہ تمام حرجہ ادا کریگا جو ایک تجارتی روپیہ کے لئے کسی مدت تک بند رہنے کی حالت مین ضروری الوقوع ہے ٭ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

غلام احمد قادیانی

۱۵ جون ۱۸۹۵ء